غیر رسمی طریقہ تدریس

درسی کتاب

اُردو

پیکیج ای (جماعت ہشتم)

نظامت برائے خواندگی و غیر رسمی تعلیم
نظامت برائے نصاب، جائزہ و تحقیق
شعبہ تعلیم و خواندگی، حکومتِ سندھ

غیر رسمی طریقہ تدریس

اُردو

(جماعت ہشتم)

(پیکج ای)

نظامت برائے خواندگی وغیر رسمی تعلیم
نظامت برائے نصاب، جائزہ وتحقیق
شعبہ تعلیم وخواندگی، حکومتِ سندھ

جملہ حقوق نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم حکومت سندھ محفوظ ہیں

یہ تدریسی مواد غیر رسمی بنیادی اسکولوں کے طلبہ وطالبات کی تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت سندھ کے منظور شدہ نصاب کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم حکومت سندھ آپ کی آراء اور تجاویز کو مزید بہتری کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

مصنفین ومؤلفین ومدیران

صوبائی جائزہ کمیٹی برائے کتاب ونصاب

1۔ سید مسرت حسین رضوی (ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر سندھ)
بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن وِنگ سندھ جامشورو

2۔ محمد ناظم علی خان ماتلوی (ریٹائرڈ ماہر مضمون)
سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ جامشورو

3۔ محمد وسیم مغل (اسٹیٹ پروفیسر اُردو)
گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج آف ایجوکیشن مین میر پور خاص

نگران اعلیٰ: ڈائریکٹر (نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم حکومت سندھ)

نگران طباعت: عابد گِل، مس چی ہو اوہاشی (JICA-AQAL پروجیکٹ)

تکنیکی معاونت: محمد یونس (JICA-AQAL پروجیکٹ)

سہولت کار: پریم ساگر (JICA-AQAL پروجیکٹ)

لے آؤٹ ڈیزائننگ:

تکنیکی ومالی معاونت: JICA-AQAL پروجیکٹ UNICEF سندھ

پیغام

خیر اندیش
سیکرٹری محکمہ تعلیم وخواندگی
حکومتِ سندھ

پیش لفظ

خیر اندیش
ڈائریکٹر نظامت خواندگی وغیر رسمی تعلیم
حکومتِ سندھ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	حمد نظم	
۲	رواداری	
۳	نعت نظم	
۴	قومی پرچم	
۵	سندھ کی تاریخی عمارتیں	
۶	بجلی کی آپ بیتی	
۷	بارش کا پہلا قطرہ نظم	
۸	تن درستی ہزار نعمت ہے	
۹	قومی اور علاقائی رسم و رواج	
۱۰	ایک ہے سب کی منزل نظم	
۱۱	کرکٹ	
۱۲	قدرتی آفات	
۱۳	میر معصوم شاہ بکھری	
۱۴	موررڑو اور مگرمچھ	
۱۵	سفر ہو رہا ہے نظم	
۱۶	دریا کی سیر	
۱۷	فرہنگ	

سبق نمبر ا

حمد (نظم)

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101 کہانی نظم، معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔

U1Eb103 مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجرباتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔

U3Eb201 نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔

U3Eb202 نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی سے منسلک کر سکیں۔

U4Eb101 نثر پارے یا نظم کو اپنے الفاظ میں لکھ سکیں۔

U4Eb106 نثر نظم کی تشریح و تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجویز لکھ سکیں۔

تصاویر: خانہ کعبہ، قدرتی مناظر کی تصاویر، کسی بھی مسجد کی تصویر

حمد

خدا نے ہے پورب سے سورج نکالا
جو دم بھر میں کرتا ہے گھر گھر اُجالا

اُسی نے یہ جگمگ ستارے بنائے
چراغاں کے ہم کو تماشے دکھائے

پہاڑ ایسے اونچے جو سیدھے کھڑے ہیں
یہ سارے خدا ہی نے پیدا کیے ہیں

بڑے پاٹ کے اس نے دریا بنائے
پہاڑوں سے جنگل میں لا کر بہائے

چمن میں کھلا ئے ہیں پھول اس نے کیا کیا
جنھیں دیکھ کر روح ہوتی ہے تازہ

پرندے ہیں پیدا کیے چہچہاتے
جو دن بھر میں ہیں صدائیں سناتے

یہ سب چیزیں اس کی بنائی ہوئی ہیں
اسی کے بنائے ہوئے تم ہو اور میں

کریں شکر ہم آؤ مل کر خدا کا
کہ ہے وہ بڑا اور سب کا ہے داتا

(جگندر سنگھ)
ماخذ گلبانگ وحدت
نور احمد میرٹھی

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر حمد کو بلند آواز سے پڑھیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اُتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز سے بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

۱۔ سورج کس سمت سے نکلتا ہے؟

۲۔ ”چراغاں“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۳۔ دریا کہاں سے نکلتے ہیں؟

۴۔ رنگ رنگ کے پھول دیکھ کر کیا ہوتا ہے؟

۵۔ ہمیں کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟

2۔ پڑھیے

الف۔ نظم کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ اس حمد کا مرکزی خیال ہے:

(الف) اللہ سب سے بڑا ہے　　(ب) اللہ کا کوئی شریک نہیں

۲۔ ہماری روح تازہ ہو جاتی ہے:

(الف) پہاڑ دیکھ کر　　(ب) ستارے دیکھ کر

(ج) پھول دیکھ کر　　(د) دریا دیکھ کر

۳۔ اللہ آسمان پر چراغاں کرتا ہے:

(الف) سورج سے　　(ب) ستاروں سے

(ج) روشنیوں سے　　(د) کرنوں سے

۴۔ ہمیں اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں پر کرنا چاہیے:

(الف) ادب　　(ب) صبر

(ج) عزت　　(د) شکر

۵۔ باغ میں پھول کھلتے اور پرندے:

(الف) صدا لگاتے ہیں　　(ب) چہچہاتے ہیں

(ج) پکارتے ہیں　　(د) آوازیں سناتے ہیں

3۔ لکھیے

الف۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کیجیے:

۱۔ جو دم بھر میں کرتا ہے گھر ____________ اُجالا

۲۔ پہاڑ ایسے اُونچے جو ____________ کھڑے ہیں

۳۔ اُسی نے یہ جگ مگ ____________ بنائے

۴۔ چمن میں کھلائے ہیں ____________ اس نے کیا کیا

۵۔ جو دن بھر ہیں میٹھی ____________ سناتے

ب۔ درج ذیل اشعار کو سادہ نثر میں لکھیے:

(۱) بڑے پاٹ کے اس نے دریا بنائے
پہاڑوں سے جنگل میں لا کر بہائے

____

____

____

(۲) کریں شکر ہم آؤ مل کر خدا کا
کہ ہے وہ بڑا اور ہم سب کا داتا

____

____

____

ج۔ خوش خط لکھیے:

پورب سورج پہاڑ جنگل پرندے چہچہاتے

د۔ ہم آواز الفاظ لکھیے:

جیسے:

کھڑے بڑے اڑے پڑے لڑے

سارے ________ ________ ________ ________

پھول ________ ________ ________ ________

بہائے ________ ________ ________ ________

چمن ________ ________ ________ ________

(ہ) خدا کی بنائی ہوئی بیس (۲۰) چیزوں کے نام لکھیے:

(و) جنگلات سے حاصل ہونے والی چیزوں کے نام لکھیے:

(ز) مصرعے لگا کر شعر مکمل کیجیے:

کالم الف	کالم ب
خدا نے ہی پورب سے سورج نکالا	
	پہاڑوں سے جنگل میں لا کر بہائے
چمن میں کھلائے ہیں پھول اس نے کیا	
	جو دن بھر ہیں میٹھی صدائیں سناتے
یہ سب چیزیں اُسی کی بنائی ہوئی ہیں	

4۔ زبان شناسی

الف۔ واحد سے جمع بنایئے: جیسے ہوا سے ہوائیں۔

واحد	جمع
صدا	
ہوا	
دوا	
سزا	
فضا	

5۔ آپ نے کیا سیکھا؟

اس حمد سے آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟ کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

____

____

____

____

سبق نمبر ۲

رواداری

حاصلاتِ تعلّم:	اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:
U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U6Eb102	محاورات اور ضرب الامثال کا استعمال کر سکے۔

تصاویر: عرب کا نقشہ۔ اسلامی سربراہ کانفرنس کی تصویر

رواداری

اسلام سے قبل عربوں کی حالت نہایت خراب تھی۔ لوگ مختلف قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ معاشرے میں عورت کی کوئی عزت نہ تھی۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ شراب نوشی عام تھی۔ اکثر لوگوں کا پیشہ ڈاکہ زنی تھا۔ گھات لگا کر قافلوں کو لوٹنا عام تھا۔ قبیلے آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ معمولی باتوں پر لڑائی چھڑ جاتی تھی اور برسوں جاری رہتی۔ طاقت ور کمزوروں کو غلام بنا لیتے اور انہیں فروخت کر کے پیسے کماتے۔ دولت مند ضرورت مندوں کو سود پر رقم ادھار دیتے اور رقم وقت پر نہ ملنے کی صورت میں مقروض کی جائیداد پر قبضہ کر لیتے تھے۔ عدم برداشت، خودغرضی، آپس کی دشمنی اور ایک دوسرے سے نفرت نے قومی اتحاد پارہ پارہ کر دیا تھا۔ معاشرے میں افراد تفری اور بے چینی تھی اور لوگوں کا سکون غارت ہو چکا تھا۔

موجودہ دور میں بھی انسانوں کا تقریباً یہی حالت ہے۔ تعصب، حسد، نفرت، نفسا نفسی آپس کے تعلقات اور رشتوں کا خاتم کرنا چوری، ڈاکہ زنی اور اسٹریٹ کرائم عام ہوتے جارہے ہیں۔

آج بنی نوع انسان کو جس چیز کی سخت ضرورت ہے وہ رواداری اور محبت ہے۔ اسلام کا پیغام بھی یہی ہے۔ اسلام نے قوم اور نسل کے امتیازات کو مٹانے کی تعلیم دی ہے۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے اپنے عمل سے لوگوں کو برداشت اور رواداری کی تعلیم دی۔ طائف کے سفر میں آپؐ پر پتھر برائے گئے مگر آپؐ نے انہیں بددعا دینے کی بجائے ان کے حق میں دعا کی۔

دعوت اسلام کے بعد مکے کے اکثر لوگ آپؐ کے مخالف ہو گئے۔ بعض رشتے دار بھی آپؐ کی تبلیغ دین سے ناراض تھے۔ لوگ آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھاتے۔ آپؐ کے دروازے پر کوڑا کرکٹ پھینکتے اور شریر لڑکے بدزبانی کرتے تھے۔ آپؐ ان کی باتیں برداشت کرتے اور ان سے محبت سے پیش آتے تھے۔

ایک بوڑھی عورت آپؐ پر کوڑا پھینکتی تھی۔ ایک دن اس نے کوڑا نہیں پھینکا۔ آپؐ نے اس کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ بیمار ہے۔ آپؐ نے اس کی مزاج پرسی کی تو وہ بہت شرمندہ ہوئی اور آپؐ کے حسن عمل سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئی۔ فتح مکہ کے بعد حضورؐ نے بدلہ لینے کی بجائے رواداری اور برداشت سے کام لیا اور سب کو معاف کر دیا۔ اس حسن عمل سے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے نبیؐ کی سیرت پر عمل کریں۔ ایک دوسرے سے محبت کریں۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں اور مل جل کر رہیں۔

مشق

1۔ سنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر حمد کو بلند آواز سے پڑھیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اُتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز سے بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

۱۔ اسلام سے قبل عربوں کی کیا حالت تھی؟

۲۔ اتحاد اور اتفاق کن باتوں سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے؟

۳۔ آج کے دور میں انسان کو کس بات کی سخت ضرورت ہے؟

۴۔ اسلام نے کس بات کی تعلیم دی ہے؟

۵۔ بوڑھی عورت کس وجہ سے متاثر ہوئی؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ اسلام سے قبل عرب ڈوبا ہوا تھا:

(الف) طاقت میں　　(ب) دولت میں

(ج) جہالت میں　　(د) نفرت میں

۲۔ اسلام ہمیں منع کرتا ہے؟

(الف) دولت حاصل کرنے سے　　(ب) نفرت اور دشمنی کرنے سے

(ج) طاقت ور بننے سے　　(د) بد دعا لینے سے

۳۔ بوڑھی عورت آپ ﷺ سے متاثر ہوئی:

(الف) اچھے رویے کی وجہ سے　　(ب) معاف کر دینے کی وجہ سے

(ج) طبیعت پوچھنے کی وجہ سے　　(د) شرمندہ نہ کرنے کی وجہ سے

۴۔ فتح مکہ کے بعد آپ ﷺ لے سکتے تھے:

(الف) معافی　　(ب) بدلہ

(ج) دولت　　(د) حق

۵۔ عدم برداشت کے معنی ہیں، برداشت کا:

(الف) ہونا　　(ب) نہ ہونا　　(ج) مظاہرہ کرنا　　(د) سامنا کرنا

3۔ لکھیے

الف۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کیجیے:

ا۔ معاشرے میں ____________________ کی کوئی عزت نہیں تھی۔

۲۔ آج ____________________ اور محبت کی سخت ضرورت ہے۔

۳۔ طائف کے سفر میں ہمارے پیارے نبیؐ پر ____________________ برسائے گئے۔

۴۔ آپؐ نے بوڑھی عورت کی ____________________ کی۔

۵۔ ہمارا فرض ہے کہ دوسروں کے ____________________ کا خیال رکھیں۔

ب۔ خوش خط لکھیے:

محبت حقوق سیرت رواداری برداشت

ج۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ کی سیرت طیبہ پر مختصر مضمون لکھیے۔

د۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

قافلے اتفاق فرض پیغام مزاج پُرسی

ہ۔ الفاظ کی ترتیب درست کر کے صحیح جملے بنائیے:

ا۔ رکھیں مل جل حقوق رہیں خیال کا دوسروں کے اور۔

۲۔ بعض ناراض رشتے دار، تبلیغ دین سے آپ ﷺ کی بھی تھے۔

۳۔ لڑکے کرتے شریر بدزبانی تھے۔

۴۔ فتح ہوا تو حضور ﷺ معاف کر دیا مکہ نے سب کو۔

۵۔ دوسروں کے حقوق ہمارا فرض خیال ہے ہم کا کہ رکھیں۔

4۔ زبان شناسی

الف۔ جو الفاظ کے معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد پر اُلٹ ہوتے ہیں، اُنہیں متضاد الفاظ کہتے ہیں۔ جیسے ”دن“ کی ضد ”رات“۔

درج ذیل الفاظ کے متضاد/ضد لکھیے:

الفاظ	متضاد
دشمن	
محبت	
فتح	

ناراض	
بیمار	

ب۔ محاورہ اصطلاح میں اہل زبان کے اسلوب کا نام ہے۔ محاورہ کم از کم دو لفظوں کا ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک فعل ہوتا ہے جو اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: غم کھانا۔ آنکھ لگنا۔ دل سے اترنا۔ دل بجھنا۔ بات کاٹنا۔ دم توڑنا وغیرہ۔

ان میں کھانا۔ اترنا۔ بجھنا۔ کاٹنا۔ توڑنا اور لگنا اپنے حقیقی معنوں میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔

چند اور محاورے اور ان کے معانی:

محاورات	معنی
آستین چڑھانا	لڑنے کے لئے تیار ہونا
پگڑی اچھالنا	بے عزتی کرنا
خون سفید ہونا	محبت نہ رہنا
رائی کا پہاڑ بنانا	چھوٹی سی بات کو بڑھا دینا
کمر باندھنا	تیار ہونا
ہاتھ بٹانا	مدد کرنا

5۔ آپ نے کیا سیکھا؟

اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟ کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

____

____

____

____

سبق نمبر ۳

نعت (نظم)

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی سے منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔

تصاویر: روضہ رسولؐ۔ مسجد نبویؐ۔ پاکستان کے چند مشہور نعت خوانوں کی تصاویر

نعت

ہمارے نبیؐ پر ہوں لاکھوں سلام

نہ کیوں جان و دل سے ہوں پیارے نبیؐ
حبیب خدا ہیں ہمارے نبیؐ
ہے مقتدی ان کے سارے نبیؐ
ہوئی آپؐ پر ہی نبوت تمام

ہمارے نبیؐ پر ہوں لاکھوں سلام

وہ آئے تو بچھڑے ہوئے مل گئے
خوشی سے دِلوں کے کنول کھل گئے
غلط کہنے والوں کے لب سِل گئے
سُنایا انہوں نےجورب کا کلام

ہمارے نبیؐ پر ہوں لاکھوں سلام

جو ظالم تھے وہ رحم کرنے لگے
بُرے دم بھلائی کا بھرنے لگے
جو کافر تھے وہ حق پہ مرنے لگے
سُنا جب اُنہوں نے خدا کا پیام

ہمارے نبیؐ پر ہوں لاکھوں سلام

ہمیں جو بھی اللہ کی نعمت ملی
جو یہ عظمت و شان و شوکت ملی
حقیقت میں ان کی بہ دولت ملی
نہ کیوں ان کا ہم سب کو پیارا ہو نام

ہمارے نبیؐ پر ہوں لاکھوں سلام

عنایت ملی خان نونکی

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر نعت کو بلند آواز سے پڑھیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اُتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز سے بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

۱۔ رسولِ کریمؐ پر سلام بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟

۲۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کون ہیں؟

۳۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی وجہ سے معاشرے میں کیا تبدیلیاں آئیں؟

۴۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کس کی بہ دولت ملیں؟

۵۔ دُنیا کے سارے نبی کس کے مقتدی ہیں؟

2۔ پڑھیے

الف۔ نعت کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ اس نعت میں بیان کی گئی ہیں، حضور ﷺ کی:

(الف) صفات　(ب) تعلیمات　(ج) نیکیاں　(د) رحمتیں

۲۔ حضورِ اکرم ﷺ سارے نبیوں کے ہیں:

(الف) ساتھی　(ب) دوست　(ج) امام　(د) رہ نما

۳۔ آپ ﷺ نے لوگوں تک پیغام پہنچایا:

(الف) نبی کا　(ب) بندے کا　(ج) حبیب کا　(د) اللہ کا

۴۔ ”لب سِلنے“ کا مطلب ہے:

(الف) غلط کہنا　(ب) بات کرنا　(ج) چُپ ہونا　(د) سُنتے رہنا

۵۔ ہم آپ ﷺ پر بھیجتے ہیں:

(الف) پیغام　(ب) سلام　(ج) کلام　(د) انعام

3۔ لکھیے

الف۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

۱۔ ہوئی آپ پر ہی ____________ تمام

۲۔ بنے مقتدی اُن کے سارے ____________

۳۔ غلط کہنے والوں کے ____________ سِل گئے۔

۴۔ بُرے دَم ____________ کا بھرنے لگے۔

۵۔ نہ کیوں اُن کا ہم سب کو ____________ ہو نام۔

ب۔ درج ذیل اشعار سادہ نثر میں لکھیے:

جو ظالم تھے وہ رحم کرنے لگے
بُرے دم بھلائی کا بھرنے لگے

جو کافر تھے وہ حق پہ مرنے لگے
سُنا جب اُنھوں نے خدا کا پیام

ہمارے نبیؐ پر ہوں لاکھوں سلام

____

____

____

____

____

____

ج۔ خوش خط لکھیے:

مقتدی حبیب نبوت کنول کلام

د۔ اس نظم کو زبانی یاد کر کے لکھیے:

ہ۔ درج ذیل باتیں یاد کر کے لکھیے:

ا۔ نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں، جس میں نبی کریمؐ کی تعریف و سیرت بیان کی جائے۔

۲۔ ہمارے پیارے نبیؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۳۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے آپس میں لڑنے والے قبیلوں میں محبت پیدا کر دی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا کلام سُن کر کافروں نے کفر چھوڑا۔

۵۔ مسلمانوں کو رسول اللہ کی فرماں برداری سے عزت اور شان و شوکت ملی۔

و۔ کسی محفل میلاد کا آنکھوں دیکھا حال مختصر طور پر لکھیے۔

4۔ زبان شناسی

الف۔ مذکر سے مؤنث بنائیے جیسے بھانجا سے بھانجی۔

مذکر	مؤنث
چچا	
شہزاد	
بندہ	
ماموں	
نانا	

ب۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد
آباد	
بدنصیب	
ظالم	
غلط	
مقتدی	

ج۔ لاحقے: وہ حرف یا لفظ جو کسی اِسم کے بعد لگا دینے سے ایک نیا لفظ بن جاتا ہے۔ بعد میں لگایا جانے والا لفظ "لاحقہ" کہلاتا ہے۔ چند لاحقے درج ذیل ہیں:

آلود	مند	بردار	بان	فروش	ساز	انگیز	کار	خوانی	خاک	زدہ
نما	گار	خواں	یاب	دار	خانہ	گاہ	پسند	دان	کش	

5۔ آپ نے کیا سیکھا؟

اس نعت کو پڑھ کر آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟ کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۴

قومی پرچم

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U2Eb101	درسی و سماجی موضوعات پر موزوں زبان میں درست تلفظ لب و لہجے، اتار چڑھاؤ، روانی اور ضروری وقفوں کے ساتھ سامعین کے سامنے 4 سے 5 منٹ کی تقریر کر سکیں۔
U1Eb102	مختلف ذرائع ابلاغ سے پروگرام سن کر معلومات کی تفہیم کرتے ہوئے ان سے متعلق تفہیمی اطلاقی اور تجرباتی سوالوں کے جواب مع رائے دے سکیں۔

تصاویر: پاکستان کا نقشہ۔ قومی پرچم کی تصویر۔ امیر الدین قدوائی اور لیاقت علی خان کی تصویر۔ پارلیمنٹ ہاؤس کی تصویر

قومی پرچم

زینب: میڈم کل چودہ اگست ہے۔ ہم کل گھر پر قومی پرچم لہرائیں گے۔ کیا آپ ہمیں قومی پرچم کے بارے میں کچھ بتائیں گی؟

میڈم: بیٹی! کپڑے کے ایک ٹکڑے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی لیکن اس کو جب کسی قوم کے ساتھ تعلق پیدا کر کے ایک خاص رنگ اور خاص شکل دے دی جائے تو وہ اس قوم کا امتیازی نشان بن جاتا ہے اور اسے قومی پرچم ہونے کا اعزاز حاصل ہو جاتا ہے۔

دانیہ: میڈم! ہم قومی پرچم کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہیں؟

میڈم: قومی پرچم، آزادی، خود مختاری، مساوات اور ملک کے ہر شہری کے حقوق کا ضامن ہوتا ہے۔ قومی پرچم ملک کی سالمیت اور اس کے دفاع کی ضمانت ہے اس لئے ہم اسے بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

خدیجہ: میڈم! ہمارے ملک پاکستان کا پرچم کب بنا؟

میڈم: ہمارا پرچم قیام پاکستان سے چند روز پہلے تیار کیا گیا اور شہید ملت لیاقت علی خان نے گیارہ اگست ۱۹۴۷ء کو دستور یہ کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کیا۔

نازیہ: میڈم! ہمارا قومی پرچم کس نے تیار کیا؟

میڈم: آپ نے بہت اچھا سوال کیا۔ اس پرچم کا ڈیزائن سید امیر الدین قدوائی نے تیار کیا۔

معصومہ: میڈم ہمارے پرچم کا رنگ گہرا سبز اور سفید کیوں رکھا گیا؟

میڈم: ہمارے پرچم کا تین چوتھائی حصہ سبز رنگ کا ہے اور باقی ایک چوتھائی حصہ سفید ہے۔ سبز رنگ کا حصہ پاکستان میں بسنے والے کی نمائندگی کرتا ہے اور سفید حصہ ہمارے ملک میں موجود اقلیتوں کی علامت ہے۔

سوسن: میڈم! ہمارے پرچم پر بنا ہوا چاند تارا کیا ظاہر کرتا ہے؟

میڈم: ہمارے پرچم پر بنا ہوا ہلال ہماری ترقی کی علامت ہے اور اس پر بنا ہوا پانچ کونوں والا ستارا اسلام کے پانچ ارکان کو ظاہر کرتا ہے۔

مائرہ: میڈم! قومی پرچم کے بارے میں کچھ اور بتائیے۔

میڈم: پرچم کو سورج طلوع ہونے کے وقت لہرایا جاتا ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اُتارا جاتا ہے۔ لیکن پارلیمنٹ ہائوس کی عمارت پر پرچم مصنوعی روشنی کے ساتھ دن رات لہراتا ہے۔

مریم: میڈم! سب سے پہلے باہر کے کس ملک میں ہمارا پرچم لہرایا گیا؟

میڈم: ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کی رات کو ایک اسکاؤٹ محمد اقبال قریشی نے ایک ہری پگڑی کو جھنڈے کی شکل دے کر ملک فرانس میں لہرایا۔

مصباح: میڈم! ہمیں پرچم کا احترام کس طرح کرنا چاہیے؟

میڈم: قومی پرچم کا احترام ہر فرد کا فریضہ ہے۔ ہم کسی حالت میں اس کی توہین یا بے ادبی نہ ہونے دیں۔ ہمارے قومی مفاد کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے پرچم کو ہمیشہ اُونچا رکھیں۔
اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر سبق کو بلند آواز سے پڑھیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اُتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز سے بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجئے:

۱۔ قومی پرچم کس بات کی علامت ہوتا ہے؟

۲۔ ہمارے قومی پرچم کا ہرا اور سفید رنگ کیا ظاہر کرتے ہیں؟

۳۔ قومی پرچم کا ڈیزائن کس نے تیار کیا؟

۴۔ ۱۱/ اگست کو قومی پرچم دستوریہ کی منظوری کے لئے کس نے پیش کیا؟

۵۔ پاکستان کی کس عمارت پر قومی پرچم دن رات لہراتا ہے؟

ج۔ قومی پرچم کے بارے میں ۴ سے ۵ منٹ کی تقریر کیجیے۔

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱۔ قومی پرچم ملک و قوم کے لئے ہوتا ہے:

(الف) پہچان　(ب) شکل　(ج) حق　(د) رنگ

۲۔ قومی پرچم کا سبز حصہ نمائندگی کرتا ہے:

(الف) اقلیت کی　(ب) مسلمانوں کی　(ج) پارلیمنٹ کی　(د) دستور کی

۳۔ ”ہلال“ کہا جاتا ہے:

(الف) سبز حصے کو　(ب) سفید حصے کو

(ج) چاند تارے کو　(د) قومی پرچم کو

۴۔ پرچم کو اونچا رکھنے سے ظاہر ہوتی ہے:

(الف) قومی عزت　(ب) قومی مسرت　(ج) قومی یک جہتی　(د) قومی فتح

۵۔ محمد اقبال کا قومی پرچم فرانس میں لہرانا ظاہر کرتا ہے:

(الف) وطن کی عزت　(ب) وطن سے محبت

(ج) بہادری　(د) بلندی

3۔ لکھیے

الف۔ خوش خط لکھیے:

پرچم اقلیت ارکانِ اسلام ہلال ستارہ

ب۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

احترام پرچم عمارت آزادی ہلال

4۔ زبان شناسی

الف۔ درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

الفاظ	ضد
سفید	
آزادی	
حقوق	
شہری	
اقلیت	

ب۔ واحد سے جمع بنائیے:

واحد	جمع
مسجد	
مجلس	
محفل	
منظر	
مقبرہ	

ج۔ مترادفات:

ایسے الفاظ جو اپنے مفہوم میں ایک دوسرے کے قریب ہوں انھیں مترادفات یا ہم معنی الفاظ کہتے ہیں۔

مثلاً: آرائش، زینت، سجاوٹ، تزئین

ابتداء، آغاز، شروع

زحمت، تکلیف، دُکھ، رنج وغیرہ۔

د۔ **اسمِ جمع:**

اسمِ جمع وہ اسم ہے جو بہ ظاہر ایک معلوم ہوتا ہے لیکن زیادہ تعداد جماعت یا گروہ کے لئے بولا جاتا ہے۔

مثلاً: قافلہ۔ فوج۔ جماعت۔ غول۔ جُھنڈ۔ ریوڑ۔ مجمع۔ بھیڑ

بے جان چیزوں کے بھی اسمِ جمع استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً: انبار۔ ڈھیر۔ ذخیرہ وغیرہ

5۔ طلبہ کی سرگرمی:

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کوئی قومی نغمہ پڑھیے۔ ایک ساتھی قومی نغمہ پر پرچم بلند کرے۔

6۔ آپ نے کیا سیکھا:

اِس سبق کو پڑھ کر آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟ کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۵

سندھ کی تاریخی عمارتیں

حاصلاتِ تعلّم:	اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:
U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U6Eb102	محاورات اور ضرب الامثال کا استعمال کر سکے۔
U4Eb108	مختلف سماجی و پیشہ ورانہ موضوعات پر مواد / متن پڑھ کر اپنی تنقیدی رائے دے سکیں۔

تصاویر: فیض محل، کوٹ ڈیجی۔ رانی کوٹ۔ موہنجوڈرو۔ شاہ جہانی مسجد ٹھٹہ۔ مکلی کا قبرستان

سندھ کی تاریخی عمارتیں

صوبہ سندھ کی تاریخ نہایت قدیم ہے۔ اس سرزمین پر تقریباً پانچ ہزار سال قبل بھی آبادی تھی۔ لیکن کسی قدرتی آفت کی وجہ سے زمین میں دفن ہوگئی۔ ۱۹۲۲ء میں محکمۂ آثار قدیمہ کے ایک افسر سرجان مارشل نے ڈوکری گاؤں کے لوگوں کی مدد سے ایک قدیم شہر دریافت کیا جسے موہن جوڈرو کا نام دیا گیا۔ جس کے معنی ہیں "مردوں کا ٹیلہ"۔ اِس قدیم شہر سے مٹی کے برتن، مہریں، بچوں کے کھلونے، ناچنے والی گڑیا، عورتوں کے زیورات وغیرہ دریافت ہوئے ہیں۔ اس علاقے کی سڑکیں پختہ اینٹوں کی تھیں۔ گندے پانی کی نکاسی کے لئے نالیاں بنی ہوئی تھیں۔ گھروں میں کنویں تھے۔ حکومت سندھ نے یہاں یونیسکو کے تعاون سے ایک عجایت گھر بنوایا ہے۔

میر سہراب خان تالپور نے ۱۷۹۸ء میں ضلع خیر پور میرس میں فیض محل تعمیر کروایا۔ یہ فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ خیر پور کے قریب کوٹ ڈیجی نامی قلعہ بھی کافی قدیم ہے۔

ضلع عمر کوٹ کا قلعہ بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ مغل بادشاہ اکبر بھی اسی علاقے میں پیدا ہوئے تھے۔ اس میں ایک عجائب گھر بھی ہے جس میں قدیم زمانے کے سکے بھی رکھے ہوئے ہیں۔

حیدر آباد کا سندھ میوزیم سندھ کی تاریخ کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ ضلع ٹھٹہ کی شاہ جہانی مسجد جسے مغل بادشاہ شداہ جہاں نے بنوایا تھا، فن تعمیر کا ایک خوب صورت نمونہ ہے۔ اس کے اوپر بنے گنبد لاؤڈ سپیکر کا کام انجام دیتے ہیں۔ مسجد کے دروازے پر خوب صورت پارک ہے۔ ضلع ٹھٹھہ میں مسکلی کا قبرستان بھی قابل دید ہے۔ اس کا شُمار دُنیا کے بڑے قبرستانوں میں ہوتا ہے۔ قبروں پر بنے ہوئے مقبرے فن تعمیر کا عمدہ نمونہ ہیں۔

سیہون شریف میں موجود لعل شہباز قلندرؒ کا مزار بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ عُرس کے موقع پر لاکھوں افراد اس مزار کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

ضلع جام شورو میں ایک تاریخی عمارت رنی کوٹ بھی ہے جسے دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

کراچی سے ٹھٹھہ جاتے ہوئے بائیں ہاتھ پر چوکھنڈی کا قدیم قبرستان ہے۔ مردوں کی قبروں پر آلات جنگی اور عورتوں کی قبروں پر زیورات بنے ہوئے ہیں۔

کراچی کا موہٹا پیلس ایک قدیم اور خوب صورت عمارت ہے جسے ۱۹۹۷ء میں حکومت پاکستان نے وزارت خارجہ کے دفاتر کے لئے استعمال کیا۔

۱۸۶۳ء میں ایک انگریز فریئر کا بنایا ہوا ہال جیسے فریئر ہال کہتے ہیں ایک قدیم خوب صورت عمارت ہے۔

کراچی شہر کے وسط میں قائداعظم کا مزار بھی ایک خوب صورت عمارت ہے۔ اس میں لگا ہوا فانوس چین نے تحفے میں دیا تھا۔ مزار کے چاروں طرف خوب صورت باغ ہے۔

سندھ کی ثقافت تاریخی عمارات صوفی ورثے اور ادب کو فروغ دینے کے لئے ۱۹۹۲ء میں سندھ ٹورزم ڈویلپمنٹ کارپوریشن قائم کی گئی۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر سبق کو بلند آواز سے پڑھیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اُتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز سے بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجئے:

ا۔ موہن جوڈرو کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ لعل شہباز قلندرؒ کا مزار کہاں ہے؟

۳۔ چوکھنڈی کے قبرستان میں مردوں کی قبروں پر کیا بنے ہوئے ہیں؟

۴۔ فیض محل کس نے بنوایا؟

۵۔ شاہ جہانی مسجد کے گنبد کیا کام انجام دیتے ہیں؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

ا۔ سبق میں بتایا گیا ہے کہ سندھ کی خاص اہمیت ہے:

(الف) قدیم قلعوں کی وجہ سے　　(ب) تاریخی عمارتوں کی وجہ سے

(ج) خوبصورت مسجدوں کی وجہ سے　　(د) پرانے قبرستانوں کی وجہ سے

۲۔ موہن جوڈرو سے دریافت چیزیں ظاہر کرتی ہیں کہ اس شہر کے لوگ تھے۔

(الف) بہادر　　(ب) محنتی　　(ج) دولت مند　　(د) تعلیم یافتہ

۳۔ شاہ جہانی مسجد کے گنبدوں کی خاصیت ہے:

(الف) خوب صورتی　　(ب) آواز پھیلانا

(ج) نقش و نگار　　(د) رنگ و روغن

۴۔ ”قابلِ دید“ کا مطلب ہے:

(الف) دیکھنے کے قابل　　(ب) تعریف کے قابل

(ج) سوچنے کے قابل　　(د) معلومات کے قابل

۵۔ مغلیہ فنِ تعمیر کا شاہ کار ہے:

(الف) فیض محل　　(ب) شاہ جہانی مسجد　　(ج) فریئر ہال　　(د) موہٹا پیلس

3۔ لکھیے

الف۔ خوش خط لکھیے:

آلات۔ عمارت۔ قبرستان۔ زیارت۔ تعمیر۔ مہریں۔ زیورات

ب۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

تاریخی۔ عُرس۔ عجائب گھر۔ گاؤں۔ نالیاں

ج۔ درج ذیل رسید کا نمونہ اپنی کاپی میں اُتاریے اور اس قسم کی دوسری رسید لکھیے:

رسید

میں نے مبلغ بارہ ہزار روپے، مکان نمبر ۳۰۵ڈی کا کرایہ بابت ماہ فروری ۲۰۲۲ء جناب محمد بخش صاحب سے وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تا کہ سند رہے اور بہ وقت ضرورت کام آئے۔

عبدالغفار

۳۰۵ڈی کشمیر کالونی ماتلی

۳/ مارچ ۲۰۲۲ء

4۔ آپ نے کیا سیکھا:

اِس سبق کو پڑھ کر آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟ کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۶

بجلی کی آپ بیتی

حاصلاتِ تعلّم:	اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:
U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم ونثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U4Eb105	مختلف پیشوں، رسم و رواج اور ٹیکنالوجی کے استعمال جیسے موضوعات پر تین سے زائد الفاظ پر مشتمل مضمون لکھ سکے۔

تصاویر: آسمانی بجلی چمکتی ہوئی۔ بجلی گھر کی تصویر۔ ان تمام سائنس دانوں کی تصاویر جنہوں نے بجلی کے سلسلے میں کام کیا۔
ایڈیسن کے بلب کی تصویر۔

بجلی کی آپ بیتی

میرا نام بجلی ہے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ میں بادلوں میں رہتی ہوں اور سمندروں کی بعض مچھلیوں میں بھی میرے آثار پائے جاتے ہیں۔ مجھے موجودہ شکل میں آپ تک پہنچانے میں بہت سے سائنس دانوں نے کام کیا۔

جب میں آسمان سے زمین پر گرتی تھی تو جان داروں کو نقصان پہنچتا تھا۔ اس لئے لوگ مجھے قابو کرنے کی طریقے سوچنے لگے۔ سب سے پہلے تھیلز آف ملی ٹس نے بادلوں میں میری موجودگی کا انکشاف کیا۔ برق سکونی اسی کی دریافت ہے۔ ایک سائنس دان اوٹو وان گیورک نے برق سکونی کی مدد سے الیکٹرو اسٹیٹک جنریٹر تیار کیا۔ پھر رابرٹ بوائل نے قوت کشش اور برقی رو کو ثابت کیا۔ چارلیس فرینکولیس نے برقی چارج دریافت کیے۔

بینجمن نے بادلوں کی گرج چمک کے دوران ایک پتنگ اڑائی جس میں کیلیں لگی ہوئی تھیں۔ ان کیلوں میں شرارے پیدا ہوئے اور اسے جھٹکا لگا۔ جس سے ثابت ہوا کہ میں مختلف دھاتوں میں سے گزر سکتی ہوں۔ 1936 میں سائنس دانوں کو ایسے قدیم برتن ملے جن میں دھاتی پلیٹیں لگی تھیں اور وہ بیٹری کا تصور دے رہے تھے۔ فیراڈے نے برق رواں کو ثابت کیا۔ ہینری کیونڈش نے ایسی اشیاء کی فہرست تیار کی جن میں سے میں گزر سکتی تھی۔ سائنس دان ایڈیسن نے میرے ذریعے روشن ہونے والا بلب بنایا۔ انیسویں صدی میں مشہور سائنس دان نیکولا تھیسلا نے تجارتی پیمانے پر مجھے تیار کیا۔

سائنس دانوں کی مدد سے آج میں پانی، ہوا، سورج کی روشنی، کوئلے اور گیس وغیرہ سے بھی تیار کی جارہی ہوں۔ میں موجودہ دور میں جدید ٹیکنالوجی کا اہم جزو ہوں۔ آج آپ میرے ذریعے بہت سے برقی آلات استعمال کررہے ہیں۔ مختلف اشیاء مثلاً فریج، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، موبائل فون میں میرے سرکٹ استعمال کیے جارہے ہیں۔

میں موجودہ دور میں توانائی کا ایک اہم حصہ ہوں۔ اگر میں آپ کے قابو میں نہ آتی تو آج بھی آپ جانوروں کی چربی تیل اور لکڑیاں جلا کر روشنی اور حرارت حاصل کرتے۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ اپنے ساتھ بیٹھے ہم جماعت سے سبق میں دی گئی معلومات پر بات چیت کیجیے کہ بجلی کیسے پیدا ہوتی ہے؟ مختلف سائنس دانوں نے بجلی پر کون کون سے تجربات کیے اور کیا کیا چیزیں ایجاد کیں وغیرہ۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

۱۔ برقِ سکونی کس نے دریافت کی؟

۲۔ اولڈوان گیورک نے برقِ سکونی کی مدد سے کیا بنایا؟

۳۔ چارلس فرینکولس نے بجلی سے متعلق کیا اہم بات دریافت کی؟

۴۔ بنجمن نے کس طرح معلوم کیا کہ بجلی مختلف دھاتوں میں سے گزر سکتی ہے؟

۵۔ ایڈیسن نے بجلی کے سلسلے میں کیا کارنامہ سرانجام دیا؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ تجارتی بنیادوں پر بجلی تیار کی:

(الف) رابرٹ بوائل نے — (ب) نیکولا تھیسلا نے

(ج) بنجمن فرینکلن نے — (د) تھیلز آف ملی ٹس نے

۲۔ جن اشیاء میں سے بجلی گزر سکتی ہے، ان کی فہرست بنائی:

(الف) ایڈیسن نے — (ب) کیونڈش نے

(ج) رابرٹ بوائل نے — (د) نیکولا تھیسلا نے

۳۔ برقِ رواں کو ثابت کیا:

(الف) ایڈیسن نے — (ب) فیراڈے نے

(ج) کیونڈش نے — (د) رابرٹ بوائل نے

۴۔ سائنس دانوں کو دھاتی پلیٹس لگے برتن ملے:

(الف) ۱۹۲۰ء میں — (ب) ۱۹۳۰ء میں — (ج) ۱۹۳۶ء میں — (د) ۱۹۴۶ء میں

۵۔ پتنگ میں لگی ہوئی تھیں:

(الف) دھاتی پلیٹیں — (ب) دھاتی تار — (ج) تانبے کے تار — (د) کیلیں

3۔ لکھیے

الف۔ خوش خط لکھیے:

برقی چارج۔ برقی رو۔ ٹیکنالوجی۔ برقِ رواں۔ انکشاف

ب۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

سمندر۔ شرارے۔ فہرست۔ انکشاف۔ آلات

ج۔ مختصر مضمون لکھیے: "اگر بجلی نہ ہوتی"

د۔ بجلی سے چلنے والے چند آلات کے نام لکھیے:

4۔ زبان شناسی

الف۔ مذکر سے مؤنث بنائیے:

مذکر	مؤنث
خالو	
بیل	
باپ	
نواب	
پھوپھا	

ب۔ یاد کیجیے:

"آپ بیتی ایسی کہانی کو کہتے ہیں جس میں کردار خود اپنے آپ پر گزرنے والا واقعہ سناتا ہے۔"

5۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس پورے سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۷

بارش کا پہلا قطرہ (نظم)

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔

تصاویر: کالی گھٹائیں۔ بارش کا منظر۔ بارش کے بعد کا منظر۔ ہریالی وغیرہ

بارش کا پہلا قطرہ

گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی
پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی

ہر قطرے کے دل میں تھا یہ خطرہ
ناچیز ہوں میں غریب قطرہ

کیا کھیت کی میں بجھاؤں گا پیاس
اپنا ہی کروں گا ستیا ناس

اک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور
ہمت کے محیط کا شناور

بولا للکار کر کہ آؤ
میرے پیچھے قدم بڑھاؤ

کر گزرو جو ہو سکے کچھ احسان
ڈالو مردہ زمین میں جان

یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ
دشوار ہے جی پہ کھیل جانا

پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمین پہ ٹپکا

آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش لگی ہونے موسلا دھار

پانی پانی ہوا بیاباں
سیراب ہوتے چمن خیاباں

محمد اسماعیل میرٹھی

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر نظم کو بلند آواز سے پڑھیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز کی بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

۱۔ گھنگھور گھٹا سے کیا مراد ہے؟

۲۔ ہر قطرہ اپنے دل میں کیا محسوس کر رہا تھا؟

۳۔ دلاور قطرے نے دوسرے قطروں سے کیا کہا؟

۴۔ قطروں کا تار بندھا تو کیا ہوا؟

۵۔ موسلا دھار بارش سے کیا فائدہ ہوا؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔

(الف)

۲۔

(الف)

۳۔

(الف)

۴۔

(الف)

۵۔

(الف)

3۔ لکھیے

الف۔ خوش خط لکھیے:

بارش۔ بوند۔ خطرہ۔ پیاس۔ ہمت۔ قدم۔ دُشوار

ب۔ **خالی جگہیں پُر کیجیے:**

ا۔ کیا __________________ کی میں بجھاؤں گا پیاس

۲۔ کر گزرو جو ہو سکے __________________ احسان

۳۔ پھر ایک کے __________________ ایک لپکا

۴۔ سیر اب ہوئے __________________ خیاباں

۵۔ اس مینہ سے ہوئی __________________ خلقت

ج۔ **درج ذیل اشعار کو سادہ نثر میں لکھیے:**

ا۔ پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا

____

____

____

____

____

۲۔ تھی قحط سے پائمال خلقت
اِس مینہ سے ہوئی نہال خلقت

____

____

____

____

____

د۔ **جملے بنائیے:**

پیاس بجھانا۔ للکارنا۔ قدم بڑھانا۔ پیروی کرنا۔ سیر اب کرنا۔

ہ۔ اس نظم کو زبانی یاد کر کے لکھیے:

و۔ شاعر نے اس نظم کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے؟ تحریر کیجیے:

ز۔ ذیل میں ایک کاروباری خط بہ طور نمونہ دیا جارہا ہے اسے غور سے پڑھیے اور پھر اسی طرح کا کوئی اور خط لکھنے کی مشق کیجیے۔

۱۰۳۔ای لطیف آباد نمبر ۱۱

۲۵/ جولائی ۲۰۲۲ء

بخدمت جناب منیجر صاحب

ہلال بُک ڈپو، اردو بازار کراچی

جناب عالی!

مہربانی فرما کر درج ذیل کتب بہ ذریعہ وی پی پارسل مندرجہ بالا پتے پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیے۔

۱۔ کہاوتوں کی ڈکشنری

۲۔ ثروت سلطانہ ثروت

۳۔ کلیاتِ اقبال

۴۔ علامہ اقبال

آپ کا پیشگی شکریہ

آپ کا مخلص

منور حسین

4۔ زبان شناسی

الف۔ واحد سے جمع بنائیے: جیسے نہر سے انہار

واحد	جمع
خبر	
ثمر	
شجر	
ذِکر	
فِکر	

ب۔ یاد کیجیے:

اسمِ مصغر

وہ اسم ہے جس میں سے چیزوں میں چھوٹا پن کے معنی پیدا ہوں۔

مثلاً: پیالی۔ شیشی۔ ڈبیا۔ دیگچی۔ کٹوری۔ کنگھی۔ پگڑی۔ رسی۔ ٹوکری۔ صندوقچی۔ لٹیا وغیرہ

5۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس پورے سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

____

____

____

____

سبق نمبر ۸

تن درستی ہزار نعمت ہے

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روز مرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U7Eb104	مختلف پیشہ ورانہ اور سماجی ضروریات کا مواد / کتابچے عام کھانے پینے کی چیزوں اور ادویات کے لیبل کھاد زرعی ادویات کے کتابچے مشینوں اور رنگ وروغن وغیرہ سے متعلق کتابچے وغیرہ سمجھ کر پڑھ سکیں۔

تصاویر: ڈاکٹر سلمہ کا مطب، تھرمامیٹر سے بخار چیک کرنا۔ صاف ستھرا ماحول۔ پارک میں ورزش اور چہل قدمی۔ متوازن غذا کا چارٹ

تن درستی ہزار نعمت ہے

پہلا منظر

(روحی بیمار ہے اور تکلیف سے چلا رہی ہے۔)

روحی: امّی امّی میں مر رہی ہوں۔

رضیہ: کیا بات ہے بیٹی! کیوں چلا رہی ہو؟

روحی: امی مجھے تیز بخار ہے اور کھانسی بھی بہت زیادہ ہے۔

رضیہ: چلو بیٹی تیار ہو جاؤ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

(روحی لڑکھڑاتے ہوئے امی کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جاتی ہے۔)

دوسرا منظر

(ڈاکٹر سلمہ کے مطب میں۔)

روحی: اسلام علیکم ڈاکٹر صاحبہ۔

رضیہ: ڈاکٹر صاحبہ انہیں بہت تیز بخار ہے۔

ڈاکٹر سلمہ: (تھرمامیٹر سے بخار کی شدت معلوم کر کے) بیٹی گھبرانے کی بات نہیں۔ بخار ۱۰۲ ڈگری ہے جلد اُتر جائے گا اور کھانسی بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ آپ کھٹی چیزوں سے پرہیز کریں اور مونگ پھلی کھا کر پانی نہ پیا کریں۔

رضیہ: ڈاکٹر صاحبہ کوئی خطرناک بخار تو نہیں ہے؟

ڈاکٹر سلمہ: نہیں! موسمی بخار ہے کل تک اُتر جائے گا۔

روحی: ڈاکٹر صاحبہ تن درست رہنے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہیے؟

ڈاکٹر سلمہ: بیٹی! تن درست رہنے کے لئے صفائی نہایت ضروری ہے۔ جسم کی صفائی، لباس کی صفائی، گھر کی صفائی اور محلے کو صاف رکھنا چاہیے۔ ہماری غذا بھی صاف ستھری، تازہ ار متوازن ہو۔

روحی: ڈاکٹر صاحبہ! متوازن غذا کا کیا مطلب ہے؟

ڈاکٹر سلمہ: متواز غذا ایسی غذا کو کہتے ہیں جس میں نشاستہ، گوشت، چکنائی، سبزیاں، پھل اور وٹامن شامل ہوں۔ ہر روز ایک ہی قسم کی غذا کھانے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ سڑی گلی اشیاء اور دکانوں اور ٹھیلوں پر کھلی ہوئی اشیاء کھانے سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ غذا کو اچھی طرح چبا کر کھانا چاہیے۔ صحت مند رہنے کے لئے تازہ ہوا بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ورزش بھی آدمی کو تن درست رکھتی ہے۔

روحی: شکریہ ڈاکٹر صاحبہ!

(رضیہ ڈاکٹر کی فیس ادا کر کے روحی کے ساتھ واپس آتی ہیں۔)

تیسرا منظر

(چھوٹی بہن شاہدہ نے فون کر کے ماموں جان کو بلایا ہے وہ گھر میں روحی اور رضیہ کا انتظار کر رہے ہیں)

روحی: اسلام علیکم! ماموں جان!

رضیہ: بھائی جان آپ کب آئے؟

ماموں جان: شاہدہ نے مجھے فون کر کے بتایا کہ روحی کو شدید بخار اور کھانسی ہے۔ اس لئے میں دفتر سے فوراً آ گیا۔ دکھایا ڈاکٹر کو؟

رضیہ: جی بھائی جان! ڈاکٹر صاحبہ نے موسمی بخار بتایا ہے۔

ماموں جان: آج کل کرونا اور ڈینگی بخار بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسپتال مریضوں سے بھرے پڑے ہیں میں اسی لئے آیا تھا کہ اگر کوئی وائرس ہے تو کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھادوں۔

رضیہ: شکریہ بھائی جان! ڈاکٹر صاحبہ نے اچھی طرح معائنہ کر لیا ہے۔

ماموں جان: روحی بیٹی آج کل سخت پرہیز کی ضرورت ہے۔ ماسک لگاؤ، بار بار ہاتھ دھو اور رات کو کھانا کھا کر ٹہلا کرو۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ اپنے ساتھ بیٹھے ہم جماعت سے سبق میں شامل مختلف تصورات مثلاً متوازن غذا، صفائی کے اصول، اور صفائی کی ضرورت و افادیت پر تبادلہ خیالات کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

ا۔ روحی کیوں چلا رہی تھی؟

۲۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز کیوں ضروری ہے؟

۳۔ تن درست رہنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ روحی کے ماموں جان کو کس نے اِطلاع دی؟

۵۔ ماموں جان دفتر چھوڑ کر روحی کے گھر کس لئے آئے؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

ا۔

(الف)

۲۔

(الف)

۳۔

(الف)

۴۔

(الف)

۵۔

(الف)

ب۔ مختلف نوعیت کے کتابچے، پمفلٹ اور لیبل پڑھیے اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھوائیے۔

3۔ لکھیے

الف۔ خوش خط لکھیے:

متوازن۔ مریض۔ اسپتال۔ کورونا۔ بخار۔ کھانسی

ب۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے:

چمن۔ بخار۔ سورج۔ اونچا۔ غذا

ج۔ متوازن غذا کا چارٹ بنائیے:

د۔ چند ایسے کھیلوں کے نام لکھیے جو ورزش کے لئے نہایت مفید ہیں۔

ہ۔ ”اسلام آباد“ میں استعمال ہونے والے حروف کی مدد سے نئے الفاظ بنائیے:

اس ل ام آب اد

و۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

اسپتال۔ صفائی۔ پرہیز۔ غذا۔ انتظار

4۔ زبان شناسی

الف۔ درج ذیل فعل مجہول سے فعل معروف بنائیے:

فعل مجہول	فعلِ معروف
شمع بجھائی گئی	
پھل کھائے گئے	
کہانیاں پڑھی گئیں	
پودے اگائے گئے	
صفائی کی گئی	

ب۔ یاد کیجیے:

اسمِ مکبّر

وہ اسم ہے جو کسی چیز کی بڑائی ظاہر کرے۔

مثلاً: پگڑ۔ صندوق۔ شاہ راہ۔ لٹھ۔ کھاٹ۔ باغ۔ پیالا۔ لکڑ۔ کٹورا۔ مکڑا۔ مہاراج

5۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئ معلومات ملیں؟ کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۹

قومی اور علاقائی رسم و رواج

حاصلاتِ تعلّم:	اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:
U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روز مرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U7Eb102	روز مرہ زندگی کی ضروری معلومات (صحت، تعلیم، قانون، روزگار وغیرہ) کے حوالے سے سوالات و جواب کی مشق کر سکیں۔ اپنی ذاتی زندگی کی بہتری کے لئے فیصلہ سازی کی صلاحیت پیدا کر سکیں۔
U6Eb101	درسی و سماجی موضوعات پر موزوں زبان میں درست تلفظ لب و لہجے اتار چڑھاؤ روانی اور ضروری وقفوں کے ساتھ سامعین کے سامنے 4 سے 5 منٹ کی تقریر کر سکیں۔

تصاویر: عرس کے موقع پر میلے کی تصویر۔ مختلف علاقائی کھیلوں کی تصویر

قومی اور علاقائی رسم ورواج

ہمارے وطن کے مختلف علاقوں میں مختلف تہذیبوں نے جنم لیا۔ مثلاً وادی سندھ کی تہذیب، ہڑپہ، مہر گڑھ اور گندھارا تہذیبیں۔ ان تہذیبوں کے اثرات سے مختلف علاقائی رہن سہن اور رسم ورواج نے جنم لیا جو لوگوں کی زندگی میں رچ بس گئے۔

پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیض ہے جو ملک کے ہر علاقے میں پہنا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قومی دنوں اور تیوہاروں پر قومی یک جہتی اور اتحاد کا جذبہ نمایاں نظر آتا ہے۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگوں کا مخصوص لباس ان کی خاص پہچان ہے۔ سندھ میں سرخ اور نیلے رنگ کا کپڑا ''اجرک'' کہلاتا ہے۔ جسے پگڑی، چادر، یا دوپٹے کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دھاگوں اور چھوٹے چھوٹے شیشوں سے تیار کیا جانے والا لباس ''گج'' کہلاتا ہے۔ ایک اور دھاری دار کپڑا جسے کھڈی پر تیار کیا جاتا ہے ''سوسی'' کہلاتا ہے۔

پنجاب ارو خیبر پختون خوا میں خواتین اپنے کپڑوں پر خوب صورت بیل بوٹے کاڑھتی ہیں۔ جنہیں ''پھلکاری'' یا ''باغ'' کہتے ہیں۔ پنجاب کے دیہاتوں میں ''لُنگی'' اور ''لاچہ'' بھی پہنا جاتا ہے۔ چترال اور گلگت کے لوگ ''اُونی کوٹ'' یا ''چوغے'' پہنتے ہیں۔ کالاش اور ہنزہ کی خواتین رنگین دھاگوں سے تیار کردہ ٹوپیاں پہنتی ہیں۔

پاکستانی کھانے بھی بہت مزے دار ہوتے ہیں۔ پشاور کے چپلی کباب، کوئٹہ کی سجی، حیدر آباد کی پلا مچھلی، لاہور کا چرغہ نہایت ذائقہ دار ہوتا ہے۔ پنجاب میں نمکین یا میٹھی لسی بھی پی جاتی ہے۔

پاکستان کا قومی کھیل اگرچہ ہاکی ہے لیکن یہاں کرکٹ، فٹ بال اور دوسرے کھیل بھی کھیلے جاتے ہیں۔ علاقائی سطح پر کُشتی، ملاکھڑا، کبڈی، گلی ڈنڈا، تیر اکی اور زور آزمائی کے مقابلے بھی ہوتے ہیں۔

پیدائش اور اموات پر پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف رسم ورواج نظر آتے ہیں۔ بچے کی پیدائش پر خوشی کے اظہار میں میٹھے پکوان تیار کیے جاتے ہیں۔ کپڑے اور کھلونے بہ طور تحائف دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح کسی کی موت پر پڑوسی، عزیز و اقارب اور دوست پُرسے کے لئے آتے ہیں۔ صبر اور حوصلے کی تلقین کرتے ہیں اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔

ہمیں اپنے ثقافتی ورثے اور رسم ورواج کی حفاظت کرنی چاہیے۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ اپنے ساتھ بیٹھے ہم جماعت سے سبق میں دی گئی معلومات پر بات چیت کیجیے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں کی ثقافت اور رسم ورواج کیا ہیں؟ اور بہ حیثیت پاکستانی ہمارے لئے یہ جاننا کیوں ضروری ہے؟

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجئے:

ا۔ ہمارے وطن میں کن تہذیبوں نے جنم لیا؟

۲۔ پاکستان کا قومی لباس کیا ہے؟

۳۔ "اجرک" کس رنگ کا کپڑا ہوتا ہے؟

۴۔ چترال اور گلگت کے لوگ کون سا لباس پہنتے ہیں؟

۵۔ ہمارے ہاں کون کون سے علاقائی کھیل کھیلے جاتے ہیں؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگایئے:

ا۔ اس سبق میں زیادہ تر معلومات ہیں:

(الف) قومی روایتوں کی　　(ب) علاقائی رواجوں کی

(ج) کھانے پینے کی چیزوں کی　　(د) قدیم تہذیبوں کی

۲۔ شیشوں اور دھاگوں سے تیار کیا جانے والا لباس کہلاتا ہے:

(الف) پھلکاری　　(ب) گج　　(ج) سوسی　　(د) باغ

۳۔ سندھ کا مشہور کھانا ہے:

(الف) چپلی کباب　　(ب) سجی　　(ج) پلا مچھلی　　(د) چرغہ

۴۔ پہلوانوں کا کھیل ہے:

(الف) تیراکی　　(ب) ملاکھڑا　　(ج) فٹ بال　　(د) گلی ڈنڈا

۵۔ علاقائی رسم ورواج علامت ہوتے ہیں:

(الف) قومی اتحاد کی　　(ب) ثقافت کی　　(ج) تاریخ کی　　(د) قومیت کی

ب۔ آپ نے صوبہ سندھ میں موجود کسی تاریخی عمارت یا مقام کی سیر کی ہو گی۔ اس حوالے سے ایک معلوماتی مضمون تحریر کیجیے۔

3۔ لکھیے

الف۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کیجیے:

ا۔ دھاری دار کپڑا________________کہلاتا ہے۔

۲۔ قومی دنوں میں________________کا جذبہ نمایاں نظر آتا ہے۔

۳۔ ہنزہ کی خواتین________________سے تیار کردہ ٹوپیاں پہنتی ہیں۔

۴۔ پاکستان کا قومی کھیل________________ہے۔

۵۔ ہمیں اپنے________________ورثے کی حفاظت کرنی چاہیے۔

ب۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

قومی۔ بیل بوٹے۔ تلقین۔ ذائقہ دار۔ یک جہتی

ج۔ کسی عُرس کا آنکھوں دیکھا حال لکھیے۔

4۔ زبان شناسی

الف۔ مذکر سے مؤنث بنائیے:

مذکر	مؤنث
شوہر	
بندہ	
مرد	
بھائی	
بھینسا	

ب۔ ضرب الامثال (کہاوتیں)

ضرب الامثال عام طور پر ایک جملہ ہوتا ہے۔ جس کے پس منظر میں کوئی کہانی، لطیفہ یا واقعہ ہوتا ہے۔ ضرب المثل لوگوں کے تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتی ہے۔ محاورے کی طرح ضرب المثل کے الفاظ بھی اپنے حقیقی معنوں میں استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے الفاظ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ مثلاً:

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

بلی کے خواب میں چھیچھڑے

ٹیڑھی کھیر

ج۔ درج ذیل الفاظ کے مترادفات لکھیے:

تکبر۔ اتحاد۔ زندگی۔ دیہات۔ خواتین

د۔ مذکر سے مؤنث بنائیے: جیسے۔ سنار سے سنارن

کمھار۔ گوالا۔ بنجارا۔ درزی۔ دیہاتی

ہ۔ واحد سے جمع بنائیے: جیسے۔ خصلت سے خصائل

مسئلہ۔ وسیلہ۔ عزم۔ رسالہ۔ دلیل

5۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس پورے سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھیے:

سبق نمبر ۱۰

ایک ہے سب کی منزل (نظم)

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔

تصاویر: پاکستان کا نقشہ اور قومی پرچم۔ قومی پرچم کے تلے طلبہ / طالبات قومی نغمہ پڑھتے ہوئے۔

ایک ہے سب کی منزل

سبز ہلالی پرچم جگ میں سورج بن کر چمکے گا
خاکِ وطن کا ذرہ ذرہ سونا بن کر دمکے گا
سورج بن کر چمکے گا
سونا بن کر دمکے گا
ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر ایک ہی سب کا ساحل ہے
ایک ہی سب کی راہ گزر ہے ایک ہی سب کی منزل ہے
ایک ہی سب کا ساحل ہے
ایک ہی سب کی منزل ہے
اپنے عمل کی ضو سے اپنے گھر کو روشن رکھیں گے
جان کی قیمت پر بھی قائم پیار کے بندھن رکھیں گے
گھر کو روشن رکھیں گے
پیار کے بندھن رکھیں گے
ہم ہر دور میں روئے وطن پر پھول سجانے والے ہیں
بستی بستی علم و عمل کے دیپ جلانے والے ہیں
پھول سجانے والے ہیں
دیپ جلانے والے ہیں
آؤ لگائیں جان کی بازی پھیر دیں رُخ طوفانوں کا
شمعِ وطن روشن ہے ہم بھی کام کریں پروانوں کا
پھیر دیں رُخ طوفانوں کا
کام کریں پروانوں کا
جب تک ہے یہ جان سلامت گیت وطن کے گائیں گے
چاند ستاروں سے بھی اُونچا ہم پرچم لہرائیں گے
گیت وطن کے گائیں گے
ہم پرچم لہرائیں گے

(شرر نعمانی)

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر یہ گیت پڑھ کر سنائیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز سے بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

ا۔ سبز ہلالی پرچم کس ملک کا ہے؟

۲۔ ”خاکِ وطن کا ذرہ ذرہ سونا بن کر دمکے گا“ سے کیا مراد ہے؟

۳۔ ہم کس چیز سے اپنے وطن کو روشن رکھ سکتے ہیں؟

۴۔ ”طوفانوں کا رُخ پھیرنے“ کا کیا مطلب ہے؟

۵۔ نظم کے آخری شعر میں شاعر کیا عہد کر رہا ہے؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

ا۔ ”ہلالی پرچم“ کا مطلب ہے:

(الف) سرسبز پرچم (ب) چاند تارے والا پرچم

(ج) سورج کی طرح پرچم (د) سونے جیسا پرچم

۲۔ اس نظم میں پیغام دیا گیا ہے:

(الف) محبت کا (ب) اتحاد کا (ج) روشنی کا (د) سلامتی کا

۳۔ نظم میں وطن کو کہا گیا ہے:

(الف) پھول جیسا (ب) گھر جیسا (ج) سورج جیسا (د) شمع جیسا

۴۔ نظم میں وطن اور اس پر جان قربان کرنے والوں کو ملایا گیا ہے:

(الف) پھول اور خوش بو سے (ب) چاند اور ستاروں سے

(ج) کشتی اور ساحل سے (د) شمع اور پروانے سے

۵۔ وطن کے گیت گائیں گے:

(الف) پرچم لہراتے وقت (ب) شمع جلاتے وقت

(ج) علم کے چراغ روشنی ہونے تک (د) زندگی ختم ہونے تک

3۔ لکھیے

الف۔ مصرعے لگا کر شعر مکمل کیجیے:

کالم الف	کالم ب
ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر ایک ہی سب کا ساحل ہے	
	دیپ جلانے والے ہیں
اپنے عمل کی ضو سے اپنے گھر کو روشن رکھیں گے	
پھیر دیں رخ طوفانوں کا	
	ہم پرچم لہرائیں گے

ب۔ درج ذیل اشعار کی سادہ نثر لکھیے:

ا۔ ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر، ایک ہی سب کا ساحل ہے
ایک ہی سب کی راہ گزر ہے، ایک ہی سب کی منزل ہے

۲۔ سبز ہلالی پرچم جگ میں سورج بن کر چمکے گا
خاکِ وطن کا ذرہ ذرہ سونا بن کر دمکے گا

ج۔ ہمیں اپنے وطن سے پیار ہے۔ آج کل ہمارے وطن کو کون کون سی مشکلات اور مسائل کا سامنا ہے۔ ان مشکلات اور مسائل کا حل کیا ہے؟ اس حل میں ہمارا کیا کردار ہے؟ ان سب پر غور کیجیے اور جو جوابات سامنے آئیں۔ انہیں ایک مضمون کی صورت میں لکھ لیجیے۔ "پیارے وطن کے مسائل اور ان کا حل"

د۔ درج ذیل الفاظ کے ہم وزن الفاظ لکھیے: جیسے، خاک، چاک، پاک

کشتی ________ ________ ________ ________

ساحل ________ ________ ________ ________

ضو ________ ________ ________ ________

گیت ________ ________ ________ ________

سلامت ________ ________ ________ ________

4۔ زبان شناسی

الف۔ اس نظم میں ایسے الفاظ بھی دیئے گئے ہیں جو اگلے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھے گئے ہیں اور ان کے درمیان حرف ہمزہ یا زیر کی علامت لگائی گئی ہے۔ جیسے شمعِ وطن، خاکِ وطن، ایسے بعض معانی ذیل میں دیئے گئے ہیں۔ آپ ان کے مرکب الفاظ بنائیے۔ یعنی "کا، کی، کے" نکال کر ہمزہ یا زیر کی علامت لگائیے۔ پہلے خانے میں مثال دی گئی ہے۔

وطن کا باغ	دین کی تبلیغ	برسات کا موسم	دید کے قابل	غم کا شاعر	خدا کے حبیبؐ
باغِ وطن					

5۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس پورے سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۱۱

کرِکٹ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101 کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔

U1Eb103 مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔

U3Eb101 سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔

U3Eb102 مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔

U3Eb201 نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔

U3Eb202 نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔

U4Eb101 نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔

U4Eb104 کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔

U4Eb106 نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔

U2Eb102 کسی سماجی تقریب یا تقریری مقابلے میں کسی موضوع کے حق یا مخالفت میں مناسب انداز میں دلائل اور حقائق کے ساتھ اپنی رائے پیش کر سکیں۔

تصاویر: کرکٹ کے میدان اور میچ کی تصویر۔ دو ٹیمیں میچ کھیلتے ہوئے۔ پاکستان کے مشہور کھلاڑیوں کی تصاویر

کرکٹ

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے لیکن کرکٹ کا شمار بھی یہاں کے ایک مقبول کھیل میں ہوتا ہے۔ کرکٹ کی ابتدا سولہویں صدی میں جنوب مشرقی انگلستان میں ہوئی۔ اٹھارویں صدی میں اس کھیل میں کافی ترقی ہوئی اور یہ انگلستان کا قومی کھیل بن گیا۔ ۱۷۸۷ء میں میری لی بورن کرکٹ کلب (MCC) قائم ہوا اور پرانے لارڈ گراؤنڈ کا افتتاح ہوا۔

۱۸۴۴ء میں پہلا انٹرنیشنل میچ امریکہ اور کناڈا کے درمیان کھیلا گیا۔ پہلا ایک روزہ انٹرنیشنل میچ 5 جنوری ۱۹۷۱ء میں آسٹریلیا اور انگلینڈ کے درمیان کھیلا گیا۔

ٹیسٹ کرکٹ بیسویں صدی میں شروع ہوئے۔ ویسٹ انڈیز ۱۹۲۸ء، نیوزی لینڈ ۱۹۳۰ء، انڈیا ۱۹۳۲ء، پاکستان ۱۹۵۲ء، سری لنکا ۱۹۸۲ء، زمبابوے ۱۹۹۲ء، بنگلہ دیش ۲۰۰۰ء، افغانستان اور آئیر لینڈ ۲۰۰۸ء میں شامل ہوئے۔

ٹیسٹ کرکٹ کے ساتھ محدود اوورز کے میچ بھی کھیلے گئے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کاؤنسل نے محدود اوورز کا پہلا کرکٹ ورلڈ کپ ۱۹۷۵ء میں منعقد کیا۔

کرکٹ ایک کھلے میدان میں کھیلا جاتا ہے۔ گیارہ گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں میچ کھیلتی ہیں۔ کھیل کے میدان کے مرکز میں ۲۲ گز (۲۰ میٹر) کی پچ بنائی جاتی ہے جس کے دونوں سروں پر ۳،۳ وکٹیں لگائی جاتی ہیں۔ میدان کے چاروں طرف باؤنڈری لائن بنائی جاتی ہے۔ اگر گینڈ باؤنڈری لائن کو چھولے یا چھوتی ہوئی پار ہو جائے تو چار رن بن جاتے ہیں۔ اگر گیند باؤنڈری لائن کے باہر گرے تو چھے رن بن جاتے ہیں۔ وکٹ کیپر وکٹ کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اور باؤلر دوسرے وکٹ کی طرف سے گیند پھینکتا ہے دو امپائر میدان میں موجود ہوتے ہیں ایک باؤلر کی طرف اور دوسرا بلے باز کے قریب۔ آج کل تھرڈ / تیسرا امپائر بھی ہوتا ہے جو آوٹ ہونے یا نہ ہونے کا آخری فیصلہ دیتا ہے۔

سب کھلاڑی اپنی مخصوص جگہوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کم سے کم رن بننے دیں۔ سب سے زیادہ رن بنانے والی ٹیم فاتح کہلاتی ہے۔ میچ شروع ہونے سے پہلے ٹاس کیا جاتا ہے اور ٹاس جیتنے والا فیصلہ کرتا ہے کہ پہلے بلے بازی کرے گا یا فیلڈنگ۔ ٹیسٹ میچ میں دو اننگز ہوتی ہیں اور محدود اوورز کے میچ میں دونوں ٹیمیں صرف ایک اننگ کھیلتی ہیں۔ اکیسویں صدی میں ۲۰ اوورز کا محدود میچ شروع کیا گیا جسے ٹی ۲۰ کہتے ہیں۔

پاکستانی ٹیم کے پہلے کپتان عبدالحفیظ کاردار تھے۔ پاکستانی ٹیم کے جن کھلاڑیوں نے نام پیدا کیا ان میں کاردار فضل محمود، حنیف، محمد مشتاق، محمد وسیم اکرم، عبدالقادر، عمران خان، رمیز راجا، وقار یونس، ظہیر عباس، جاوید میاں داد، معین خان، شاہد آفریدی، شعیب اختر، شعیب ملک، سرفراز احمد، حسن علی، شاہین آفریدی، بابر اعظم، فخر زمان اور محمد رضوان وغیرہ سرفہرست ہیں۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر سبق کی بلند خوانی کریں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ آواز کے اتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے۔ اور پھر اسی انداز کی بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجئے:

۱۔ پاکستان کا مقبول ترین کھیل کون سا ہے؟

۲۔ کرکٹ سب سے پہلے کون سے ملک میں شروع ہوا؟

۳۔ ۱۸۴۴ء میں پہلا انٹر نیشنل میچ کن دو ملکوں کے درمیان کھیلا گیا؟

۴۔ محدود اوورز کا پہلا کرکٹ ورلڈ کپ کس سن میں منعقد ہوا؟

۵۔ پہلا ایک روزہ انٹر نیشنل میچ کن ممالک کے درمیان کھیلا گیا؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱۔ کرکٹ کی ابتدا ہوئی:

(الف) کینیڈا سے　　(ب) انگلستان سے

(ج) ویسٹ انڈیز سے　　(د) آسٹریلیا سے

۲۔ پہلا ایک روزہ انٹر نیشنل میچ کھیلا گیا:

(الف) 1961ء میں　　(ب) 1971ء میں

(ج) 1981ء میں　　(د) 1991ء میں

۳۔ آج کل کرکٹ کا مقبول ترین انداز ہے:

(الف) ٹیسٹ میچ　　(ب) ایک روزہ　　(ج) ٹی ۲۰　　(د) ٹی ۱۰

۴۔ دورانِ میچ کسی فیصلے میں شک کو دور کرتا ہے:

(الف) فیلڈ امپائر　　(ب) تھرڈ امپائر　　(ج) ریفری　　(د) کوچ

۵۔ اس سبق کا انداز ہے:

(الف) تفریحی　　(ب) تاریخی　　(ج) اخلاقی　　(د) معلوماتی

3۔ لکھیے

الف۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

ا۔ پاکستان ٹیسٹ کرکٹ میں سن ________________ میں شامل ہوا۔

۲۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے پہلے کپتان ________________ تھے۔

۳۔ کرکٹ پچ کی لمبائی ________________ میٹر ہوتی ہے۔

۴۔ ٹیسٹ میچ میں ________________ اننگز ہوتی ہیں۔

۵۔ میچ میں زیادہ رن بنانے والی ٹیم ________________ کہلاتی ہے۔

ب۔ خوش خط لکھیے:

انگلستان۔ قومی کھیل۔ کینیڈا۔ وکٹ کیپر۔ فاتح۔ محدود

ج۔ پاکستان میں کھیلے جانے والے کھیلوں کے نام لکھیے۔

د۔ اپنے دوست کے نام خط لکھیے اور کرکٹ میچ میں کام یابی کا حال بیان کیجیے۔

ہ۔ ٹیسٹ کرکٹ میچ بہتر ہیں یا محدود اوورز کے میچ، اپنی رائے لکھیے۔

4۔ زبان شناسی

الف۔ مذکر سے مؤنث بنائیے: جیسے سید سے سیدانی

سیٹھ۔ جیٹھ۔ استاد۔ تھانے دار۔ نوکر

ب۔ واحد سے جمع بنائیے: جیسے تجویز سے تجاویز

تصویر۔ تدبیر۔ تقریر۔ تصنیف۔ تکلیف

5۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس پورے سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

____

____

____

____

سبق نمبر ۱۲

قدرتی آفات

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101 کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔

U1Eb103 مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔

U3Eb101 سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔

U3Eb102 مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔

U3Eb201 نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔

U3Eb202 نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔

U4Eb101 نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔

U4Eb104 کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔

U4Eb106 نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔

U7Eb101 ضروری معاملات زندگی میں تنقیدی سماعت کے ذریعے بہتر نتائج حاصل کر سکیں۔

تصاویر: آسمانی بجلی گرتے ہوئے۔ سیلاب کا منظر۔ زلزلے سے ہونے والا نقصان

آتش فشاں پہاڑ کا لاوا بہتے ہوئے

قدرتی آفات

آفات، آفت کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں مصیبت، قہر اور ناگہانی پریشانی وغیرہ۔ قدرتی آفات سے مراد وہ مصیبتیں ہیں جن میں انسان کو دخل نہیں۔ چند قدرتی مصیبتیں یہ ہیں۔

زلزلے: زمین کی سطح پر اچانک توانائی کی زیادتی کا ہونا جس سے زمین ہلنے لگے، زلزلہ کہلاتی ہے۔ زلزلے کی وجہ سے عمارتیں گر جاتی ہیں۔ پہاڑوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ زلزلے کی شدت زیادہ ہونے کی وجہ سے اموات واقع ہوتی ہیں۔ ہمارے وطن میں زلزلے آتے رہتے ہیں۔ کوئٹہ، بشام اور آزاد کشمیر کے زلزلوں سے انسانوں کے ساتھ عمارتوں کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

زمین کا دھنسنا: زمین کا قدرتی کٹاؤ، کان کنی اور زیر زمین کھدائی زمین کو کمزور کر دیتی ہے۔ بعض اوقات زمین دھنس جاتی ہے۔ اور اس پر بنی ہوئی عمارتیں گر جاتی ہیں۔

آتش فشاں پہاڑ: آتش فشاں پہاڑ جب پھٹتے ہیں تو ان کا لاوا دور دراز علاقوں تک پھیل جاتا ہے۔ پہاڑوں کے ٹکڑے اور لاوا انسانی آبادی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اُڑنے والا راکھ اگر پھیپھڑوں میں چلی جائے تو لوگ شدید بیمار ہو جاتے ہیں۔

سیلاب: دریاؤں میں آنے والے سیلاب بھی انسانی آبادیوں کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔

سونامی: سمندری لہروں کا بلند ہونا اور ساحلی علاقوں تک پہنچنا سونامی کہلاتا ہے۔ سونامی عام طور پر سمندر کے نیچے آنے والے زلزلوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

طوفانِ بادوباراں: طوفانِ بادوباراں تیز ہواؤں کی وجہ سے آتے ہیں۔ تیز ہوائیں بارش اور گرج چمک کا سبب بنتی ہیں۔

برفانی طوفان: موسمِ سرما میں شدید برف باری ہوتی ہے اور جب تیز ہوائیں چلتی ہیں تو برفانی طوفان آتے ہیں۔

وبائی امراض: وبائی امراض کا شمار بھی قدرتی آفات میں ہوتا ہے۔ ڈینگی اور کورونا جیسی بیماریوں نے ساری دنیا کو پریشان کر دیا۔

ژالہ باری: قدرتی آفات کی ایک قسم اولے گرنا بھی ہے۔ جب بادل ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو برف کے ٹکڑے زمین پر گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس سے کھیتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور کچے مکانوں کی چھتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

سرد لہریں: جب درجہ حرارت منفی ہو جاتا ہے تو ہوا کی لہریں بہت سرد ہو جاتی ہیں۔ ان سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

گرم لہریں: موسمِ گرما میں عام طور پر گرم ہوائیں چلتی ہیں۔ ان گرم لہروں سے بعض اوقات جنگلات میں آگ لگ جاتی ہے اور انسانی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

گرج چمک کے طوفان: بادلوں میں پیدا ہونے والے گرج چمک کے طوفان آسمانی بجلی کی شکل میں زمین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

آندھیاں اور بگولے: آندھیوں اور بگولوں کا شمار بھی قدرتی آفات میں ہوتا ہے۔ جن ممالک میں درختوں کی کمی ہوتی ہے وہاں آندھیاں بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ اپنے ساتھ بیٹھے ہم جماعت کے ساتھ سبق میں دی گئی معلومات پر تبادلہ خیال کیجیے کہ قدرتی آفات کیا ہوتی ہیں؟ قدرتی آفات کی کون کون سی اقسام ہوتی ہیں؟ قدرتی آفات واقع ہو جانے کی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ وغیرہ

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

ا۔ قدرتی آفات سے کیا مراد ہے؟

۲۔ زلزلہ کیوں آتا ہے؟

۳۔ آتش فشاں پہاڑوں سے کس طرح نقصان پہنچتا ہے؟

۴۔ سونامی کسے کہتے ہیں؟

۵۔ گرج چمک کے طوفان کس طرح نقصان پہنچاتے ہیں؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگایئے:

ا۔ اس سبق میں بتائے گئے ہیں قدرتی آفات کے:

(الف) اسباب　(ب) نقصانات　(ج) امراض　(د) حالات

۲۔ زیادہ تر زلزلے آتے ہیں۔

(الف) پہاڑی علاقوں میں　(ب) میدانی علاقوں میں

(ج) ساحلی علاقوں میں　(د) برفانی علاقوں میں

۳۔ سونامی کا اصل سبب بلند ہونا ہے:

(الف) دریائی لہروں کا　(ب) سمندری لہروں کا

(ج) نہری لہروں کا　(د) سیلابی لہروں کا

۴۔ بارش اور گرج چمک کا سبب ہیں:

(الف) سمندری لہریں　(ب) سیلابی ریلے　(ج) طوفانی برف باری　(د) تیز ہوائیں

۵۔ ”طوفانِ بادوباراں“ کا مطلب ہے:

(الف) آگ اور لاوے کا طوفان　(ب) ہوا اور بارش کا طوفان

(ج) زمینی زلزلے کا طوفان　(د) سیلاب اور سونامی طوفان

3۔ لکھیے

الف۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

شدت۔ دراڑیں۔ گرج چمک۔ امراض۔ وباء

ب۔ ذیل میں ایک "اطلاع نامہ" بہ طور مثال دیا جا رہا ہے۔ اسے پڑھیے، غور کیجیے اور اسی طرح کا کوئی اور اطلاع نامہ تحریر کیجیے۔

اطلاع نامہ

بنام فرید خان ساکن ٹنڈو طیب

من جانب

محمد زبیر دکان نمبر ۴۴ حیدر آباد مارکیٹ

بہ ذریعہ ہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر مبلغ ستر ہزار روپے، جو آپ کے ذمے واجب الادا ہیں ادا کر دیں۔ بہ صورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ عدالت اور وکیل کا تمام خرچ آپ کے ذمے ہو گا۔ میں نے اس اطلاع نامے کی نقل اپنے وکیل رفیق احمد سے حاصل کر کے اپنے پاس محفوظ کر لی ہے۔

محمد زبیر۔ حیدر آباد مارکیٹ

ج۔ درج ذیل فارم پر کیجیے:

مرکز غیر رسمی تعلیم، حیدر آباد

داخلہ فارم

نام: ______________________________

ولدیت: ______________________________

والد کا پیشہ: ______________________________

تاریخ پیدائش (ہندسوں میں): ______________________________

تاریخ پیدائش (لفظوں میں): ______________________________

گھر کا پتا: ______________________________

فون نمبر: ______________ موبائل نمبر: ______________

کس جماعت میں داخلہ چاہیے: ______________________________

اس سے پہلے کہاں تعلیم حاصل کی: ______________________________

کون سی جماعت کا امتحان پاس کیا: ______________________________

اقرارنامہ

میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ مرکز غیر رسمی تعلیم کے اصول اور قوانین پر سختی سے عمل کروں گا/گی

دستخط والدہ/والد　　　　　　　　　　　　　　　　دستخط طالب علم/طالبہ

4۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس پورے سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئ معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

____

____

____

____

سبق نمبر ۱۳

میر معصوم شاہ بکھری

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U4Eb102	کوئی مضمون لکھتے ہوئے اپنے مشاہدے، ''علم'' معاملات، سوچ فکر کو سادہ انداز میں مضمون کا حصہ بنا سکے اور کم از کم تین پیراگراف لکھ سکے۔

تصاویر: مینارِ معصوم شاہ۔ مسجد منزل گاہ سکھر۔ عید گاہ روہڑی

سکھر کا مسافر خانہ۔ آرام گاہ۔ تاریخ معصومی کتاب کی تصویر

میر معصوم شاہ بکھری

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نیکی کا راستہ دکھانے کے لئے اپنے رسول بھیجے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہمارے پیارے نبیؐ تھے۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی ہدایت کا سلسلہ بزرگانِ دین نے جاری رکھا۔ انہیں بزرگانِ دین میں ایک بزرگ میر معصوم شاہ بکھری تھے۔ انہوں نے صوبہ سندھ میں علم و حکمت کے چراغ روشن کیے۔

میر معصوم شاہ بکھری سندھ کے قدیم شہر بکھر میں پیدا ہوئے۔ بکھر موجودہ شہر سکھر کے قریب واقع تھا۔ آپ کے والد کا نام سید صفائی تھی۔ وہ قندھار سے ہجرت کر کے سندھ میں آباد ہوئے۔ وہ بہت عالم و فاضل شخص تھے۔ چنانچہ سکھر کے حاکم نے ان کو شیخ الاسلام مقرر کر دیا۔ آپ کا کام لوگوں کو دینی مسائل بتانا اور شریعت کے مطابق فیصلے کرنا تھا۔

میر معصوم شاہ ایک دین دار گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے ان کی دینی تعلیم پر خاص توجہ دی گئی۔ ان کے استادوں میں مخدوم بلال اور قاضی دتہ سیوہانی جیسے مشہور علماء شامل تھے۔ کافی عرصہ بکھر کے دربار میں گزارا۔ پھر آپ شہنشاہ اکبر کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔ مغل شہنشاہ اکبر نے آپ کے علم و فضل شاعری اور بہادری کی بڑی قدر کی۔ آپ بہت سی جنگوں میں اکبر کے لشکر کے ساتھ رہے۔

میر معصوم نے گجرات اور سندھ کی فتح میں اکبر کے مشہور سپہ سالار خانِ خانان کی ہر طرح مدد کی اور فتوحات میں ان کا بڑا حصہ رہا۔ جب شہنشاہ اکبر دکن گئے تو میر معصوم شاہ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ جہاں اکبر نے بہت سی تاریخی عمارتیں بنوائیں اَن یادگار عمارتوں پر جو اشعار کندہ ہیں وہ میر معصوم شاہ کے کہے ہوئے ہیں۔

میر معصوم شاہ اکبر کے سفیر بن کر ایران گئے اور دو سال تک ایران کے دربار میں رہے۔ یہاں بھی ان کی بہت عزت ہوئی۔ وہ گجرات کے مشہور مدرسے میں کتابیں لکھنے میں مصروف رہے۔ انہوں نے سندھ کی تاریخ پر ایک کتاب لکھی جو تاریخ معصومی کے نام سے مشہور ہے۔

میر معصوم شاہ نے سندھ میں بہت سی عمارتیں بنوائیں۔ روہڑی کی عید گاہ۔ سکھر کا مسافر خانہ، آرام گاہ اور سکھر کی مسجد، منزل گاہ بہت مشہور ہیں۔

میر معصوم شاہ کا مینار سکھر کے مرکزی حصے میں بلندی پر واقع ہے۔ اس مینار کے نیچے میر معصوم شاہ اور ان کے والد سید صفائی کا مزار ہے۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ جب ٹیچر سبق کو بلند آواز سے پڑھیں تو توجہ سے سنیے۔ لفظوں کے تلفظ، آواز کے اتار چڑھاؤ اور تاثرات پر غور کیجیے اور پھر اسی انداز کی بلند خوانی کی کوشش کیجیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجئے:

۱۔ لوگوں کو نیکی کا راستہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کن کو بھیجا؟

۲۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کون ہیں؟

۳۔ میر معصوم شاہؒ کون تھے؟

۴۔ میر معصوم شاہؒ کے والد کہاں سے ہجرت کر کے سندھ میں آباد ہوئے؟

۵۔ مغل شہنشاہ اکبر نے میر معصوم شاہؒ کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ نبیوں کے بعد دین پھیلانے کا کام جاری رکھا:

(الف) شہنشاہوں نے (ب) بزرگانِ دین نے (ج) حاکموں نے (د) اساتذہ نے

۲۔ میر معصوم شاہؒ کو عزت و احترام دیا:

(الف) خانِ خاناں نے (ب) شہنشاہ اکبر نے

(ج) سید صفائی نے (د) مخدوم بلال نے

۳۔ کتاب ”تاریخِ معصومی“ میں درج ہے:

(الف) سندھی شاعری (ب) شرعی مسائل

(ج) سندھ کی تاریخ (د) سندھ کی عمارات

۴۔ شیخ الاسلام مقرر کیا گیا:

(الف) سید صفائی کو (ب) میر معصوم شاہؒ کو

(ج) قاضی دتہ کو (د) خانِ خاناں کو

۵۔ دکن کی تاریخی عمارتوں پر کندہ ہے:

(الف) نقاشی (ب) داستان (ج) شاعری (د) تاریخ

3۔ لکھیے

الف۔ خوش خط لکھیے:

شیخ الاسلام۔ مسائل۔ مخدوم۔ سپہ سالار۔ فتوحات۔ سفیر

ب۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کیجیے:

ا۔ میر معصوم شاہؒ کے والد کا نام ________________ تھا۔

۲۔ میر معصوم شاہؒ دو سال تک ایران میں ________________ کے سفیر بن کر رہے۔

۳۔ سکھر کی مسجد منزل گاہ ________________ نے بنوائی۔

۴۔ میر معصوم شاہؒ نے سندھ کی تاریخ پر ایک ________________ لکھی۔

۵۔ میر معصوم شاہؒ کا مزار ________________ میں ہے۔

ج۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

عالم۔ علماء۔ دربار۔ عید گاہ۔ عمارتیں

د۔ **"ہمیں جنگ نہیں امن کی ضرورت ہے" کے موضوع پر ایک مضمون لکھیے۔**

4۔ زبان شناسی

الف۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے:

شجاع۔ استاد۔ شہنشاہ۔ بہادری۔ نیکی

ب۔ درج ذیل الفاظ کو لغت کی ترتیب سے لکھیے:

نیکی راستہ دین قندھار شاعری بہادری لشکر اکبر

تعلیم فاضل ہجرت معروف عمارتیں یادگار واقع حکمت خاص کنندہ

5۔ آپ نے کیا سیکھا:

اس پورے سبق میں آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

____

____

____

____

سبق نمبر ۱۴

موڑو اور مگرمچھ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U4Eb103	کسی کہانی کے موڑ پر آنے والے دو یا زائد پہلوؤں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکے۔

تصاویر: سمندر میں کشتی کا الٹنا اور مگرمچھ کا چھے بھائیوں کا شکار کرنا

موڑو کا پنجرہ اور نوکیلی سلاخوں میں مگرمچھ کے جبڑوں کا گڑنا اور بیلوں کا پنجرے کو ساحل پر لانے کا منظر

موڑو اور مگرمچھ

کراچی کا قدیم نام کلاچی تھا۔ یہاں سمندر کے کنارے ماہی گیروں کا ایک گاؤں تھا۔ اس گائوں میں اصابو نام کا ایک آدمی رہتا تھا۔ اس کے سات بیٹے تھے۔ وہ ہر گاز صبح سویرے اپنی کشتی میں بیٹھ کر مچھلیاں پکڑتے اور انہیں بیچ کر گھر کا خرچ پورا کرتے۔ ابھایو کا سب سے چھوٹا بیٹا موڑو بہت کم زور تھا۔ اس کے بھائی اسے گھر چھوڑ جاتے تھے۔ وہ گھر کا کام کرتا تھا۔

ایک دن ساتوں بھائی سمندر سے مچھلیاں پکڑ رہے تھے کہ ایک بہت بڑے خون خوار مگرمچھ نے ان کی کشتی پر حملہ کر دیا۔ کشتی الٹی تو مگرمچھ نگل گیا۔ چند ماہی گیر یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے گائوں جا کر جب یہ خبر سنائی تو سب کو بہت دکھ ہوا۔

موڑو نے مگرمچھ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ اپنے لوہار دوست سے ایک پنجرہ بنوایا اور اس کے چاروں طرف نوکیلی سلاخیں لگوائیں۔ موڑو نے پنجرے کو مضبوط رسوں سے باندھا اور اس کا سرا بیلوں سے باندھا اور خود پنجرے میں بیٹھ گیا۔ مگرمچھ پنجرے کی طرف بڑھا اور موڑو کو پکڑنے کی کوشش کی۔

لوہے کی سلاخیں اس کے لمبے جبڑوں میں گڑ چکی تھیں۔ موڑو نے رسہ ہلایا۔ باہر کھڑے گاؤں والوں نے بیلوں کی پیٹھ پر رکھے ہوئے کپڑے کو جیسے ہی جلایا، بیل پوری طاقت سے دوڑے اور مگرمچھ کو خشکی پر لے آئے۔ موڑو نے پنجرے سے نکل کر مگرمچھ کا پیٹ چاک کر دیا اور بھائیوں کی لاشوں کو پہاڑ کے دامن میں فروخت کر دیا اور زندگی کے باقی دن ان کی قبروں پر مجاور بن کر گزارنے لگا۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ اپنے ساتھ بیٹھے ہم جماعت سے کہانی میں مورڑو کے کردار پر بات چیت کیجیے کہ وہ کیسا لڑکا تھا؟ اس نے بہادری کا کون ساکام کیا؟ اور بہادری کا یہ کام کس جذبے کے تحت کیا؟ وغیرہ۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجئے:

ا۔ کراچی کا پرانا نام کیا تھا؟

۲۔ اُبھایو کے کتنے بیٹے تھے؟

۳۔ اُبھایو کے چھوٹے بیٹے کا کیانام تھا؟

۴۔ مورڑو کے بھائی کس طرح حادثے کا شکار ہوئے؟

۵۔ مورڑو نے اپنے بھائیوں کا بدلہ کس طرح لیا؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

ا۔ مورڑو نے مگرمچھ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا:

(الف) غصے میں آکر　　(ب) طاقت دکھانے کے لئے

(ج) بھائیوں کی محبت میں　　(د) گاؤں والوں کو خوش کرنے کے لئے

۲۔ مورڑو کے دُکھ میں شریک رہے:

(الف) ماہی گیر　　(ب) گاؤں والے

(ج) اُس کے بھائی　　(د) اس کے رشتے دار

۳۔ مگرمچھ کو سزا دینے کا طریقہ ظاہر کرتا ہے کہ مورڑو تھا:

(الف) چالاک　　(ب) ذہین　　(ج) جذباتی　　(د) غصیلا

۴۔ مگرمچھ کو سزا دینے میں مورڑو کی مدد کی:

(الف) بھائیوں نے　　(ب) والد نے

(ج) گاؤں والوں نے　　(د) ماہی گیروں نے

۵۔ مورڑو کا مگرمچھ کا پیٹ چاک کرنا، ظاہر کرتا ہے:

(الف) بہادر　　(ب) جوشیلا　　(ج) غصیلا　　(د) طاقت ور

3۔ لکھیے

الف۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

ماہی گیر۔ جبڑے۔ پنجرہ۔ خوں خوار۔ چاک کرنا

ب۔ خوش خط لکھیے:

ماہی گیر۔ قدیم۔ سمندر۔ مگرمچھ۔ سلاخیں

ج۔ سمندر کے فائدے تحریر کیجیے:

د۔ آپ جن مچھلیوں کے نام جانتے ہیں، اُن کے نام اپنی کاپی میں لکھیے:

ہ۔ اگر مورڑو کی جگہ آپ ہوتے تو مگرمچھ سے کس طرح بدلہ لیتے؟

و۔ اپنے علاقے میں ہونے والا کوئی مشہور واقعہ تحریر کیجیے:

4۔ زبان شناسی

الف۔ یاد کیجیے:

اسمِ معاوضہ:۔ وہ اسم مشتق ہے جو کسی محنت یا جذبے کے معاوضے کا نام ہو۔ جیسے:

سلائی۔ دھلائی۔ پکوائی۔ رنگوائی۔ بنائی

بھرائی۔ کھدائی۔ کڑھائی۔ پسائی وغیرہ

ب۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

کم زور۔ خشکی۔ گاؤں۔ قدیم۔ زندگی

5۔ آپ نے کیا سیکھا؟

اس کہانی سے آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۱۵

سفر ہو رہا ہے (نظم)

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:

U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U7Eb103	منفی اور غیر شائستہ باتوں اور طرز عمل پر مناسب رد عمل کا اظہار کر سکیں اور غیر مناسب رویوں سے پیدا ہونے والے مسائل کا حل پیش کر سکیں۔
U4Eb107	نظم و نثر میں آنے والے الفاظ قافیوں اور ردیفوں پر اپنی پسند اور ناپسند مع وجہ بیان کر سکیں۔

تصاویر: ایک ٹوٹی پرانی بس کا سڑک پر چلنا اور لوگوں کا اچھلنا

سفر ہو رہا ہے

نہیں ہو رہا ہے ، مگر ہو رہا ہے
جو دامن تھا ، دامن بدر ہو رہا ہے
کمر بند گردن کے سر ہو رہا ہے
سفینہ کو زیرو زبر ہو رہا ہے

ادھر کا مسافر ادھر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے
چلی تو مسافر اُچھلنے لگے ہیں
جو بیٹھے ہوئے تھے وہ چلنے لگے ہیں

قدم جا کے ٹخنوں سے ٹلنے لگے ہیں
جو کھایا پیا تھا اُگلنے لگے ہیں
تماشا سرِ رہ گزر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

جو گردن میں کالر تھا، لر رہ گیا ہے
ٹماٹر کے تھیلے میں ٹر رہ گیا ہے
خدا جانے مُرغا کدھر رہ گیا ہے
بغل میں تو بس ایک پر رہ گیا ہے

سفر ہر دم پُر خطر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

(سید ضمیر جعفری)

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ یہ نظم یاد کیجیے اور کمرہ جماعت میں اپنے ساتھیوں کو ترنم، لے اور آہنگ سے سنائیے۔

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

۱۔ شاعر نے یہ نظم کس شہر کے حوالے سے لکھی ہے؟

۲۔ بس کے چلتے ہی مسافروں کی کیا حالت ہوئی؟

۳۔ گردن میں جو کالر تھا اُس میں سے کیا بچا؟

۴۔ تھیلے میں کیا چیز تھی؟

۵۔ سفر کے دوران مرغے کی کیا حالت ہوئی؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ اس نظم کا انداز ہے:

(الف) تنقیدی (ب) فکری (ج) طنزیہ (د) مزاحیہ

۲۔ یہ نظم ترجمانی کرتی ہے:

(الف) مسافروں کی (ب) کراچی شہر کی (ج) عام لوگوں کی (د) بسوں کی

۳۔ بس کا چلتے ہی اُچھلنا ظاہر کرتا ہے:

(الف) ڈرائیور کا اناڑی پن (ب) سڑکوں کی خراب حالت

(ج) بسوں کی خراب حالت (د) ضرورت سے زیادہ مسافر

۴۔ کراچی کی بس میں حالت خراب ہو جاتی ہے:

(الف) ڈرائیور کی (ب) بس کی (ج) سامان کی (د) مسافر کی

۵۔ 'سفینہ' کے معنی ہیں:

(الف) بس (ب) بحری جہاز (ج) مسافر (د) سامان

3۔ لکھیے

الف۔ خوش خط لکھیے:

ٹماٹر۔ گردن۔ سفر۔ تماشا۔ مسافر۔ رہ گزر۔ کراچی

ب۔ درج ذیل بند کو سادہ نظر میں لکھیے:

جو گردن میں کالر تھا، لر رہ گیا ہے
ٹماٹر کے تھیلے میں ٹر رہ گیا ہے
خدا جانے مُرغا کدھر رہ گیا ہے
بغل میں تو بس ایک پر رہ گیا ہے
سفر ہر دم پُر خطر ہو رہا ہے
کراچی کی بس میں سفر ہو رہا ہے

ج۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

ا۔ کراچی کی ______________ میں سفر ہو رہا ہے

۲۔ ٹماٹر کے تھیلے میں ______________ رہ گیا ہے

۳۔ چلی تو مسافر ______________ لگے ہیں

۴۔ سفر ہر دم ______________ ہو رہا ہے

۵۔ جو کھایا پیا تھا ______________ لگے ہیں

د۔ ہم وزن الفاظ لکھیے: جیسے

دامن	جامن	باون	ساون
بدر	________	________	________
سفر	________	________	________
چلتے	________	________	________
سفینہ	________	________	________
بغل	________	________	________

4۔ زبان شناسی

الف۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

منفی۔ گرم۔ نقصان۔ آبادی۔ بلند

ب۔ مذکر سے مونث بنائیے: جیسے بوڑھا سے بڑھیا

چڑا۔ بندر۔ بچھڑا۔ چوہا

ج۔ واحد سے جمع بنائیے: جیسے حکیم سے حکماء

عالم۔ فاضل۔ شاعر۔ شریف۔ غریب

د۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

مسافر۔ پُرخطر۔ تماشا۔ قدم۔ زیروزبر

ہ۔ ذرائع آمدورفت کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز لکھیے:

و۔ آخری بند کے یہ الفاظ کو کیسے لگے؟ اپنی پسند یا ناپسند کی وجہ بھی لکھیے:

لَر۔ ٹَر۔ پَر۔ کِدھر

ز۔ اس نظم میں سے اسم نکرہ اور اسم معرفہ تلاش کر کے نیچے دیئے ہوئے خانوں میں لکھیے:

اسمِ نکرہ	اسمِ معرفہ

5۔ آپ نے کیا سیکھا؟

اس کہانی سے آپ نے کیا سیکھا؟ کون سی نئی معلومات ملیں؟

کیا بات یاد رکھنے کی ہے؟ ان سب کو یہاں لکھ لیجیے:

سبق نمبر ۱۶

دریا کی سیر

حاصلاتِ تعلّم:	اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ / طالبات اس قابل ہو جائیں گے کہ:
U1Eb101	کہانی، نظم، مکالمہ، ڈراما، خبر، ہدایت، اعلان اور معلومات سن کر درست ترتیب سے دہراتے ہوئے ان پر اپنی رائے دے سکیں۔
U1Eb103	مواد (نظم و نثر) سن کر پڑھ کر اس سے متعلق تفہیمی، اطلاقی، تجزیاتی سوالوں کے جواب دے سکیں۔
U3Eb101	سماجی اور پیشہ ورانہ موضوعات پر مبنی تحریریں پڑھ کر تفہیم و تجزیہ کر سکیں۔
U3Eb102	مجوزہ عبارت پڑھتے ہوئے اپنے روزمرہ زندگی کے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں سمجھ سکیں۔
U3Eb201	نظم و نثر پڑھتے وقت عبارت کو متعلقہ تصاویر کے ساتھ سمجھ سکیں۔
U3Eb202	نظم و نثر پڑھ کر اسے اپنی حقیقی زندگی کے ساتھ منسلک کر سکیں۔
U4Eb101	نثر پارے یا نظم کو اپنے انداز میں لکھ سکیں۔
U4Eb104	کسی بھی عام متن پر سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
U4Eb106	نظم اور نثر کی تشریح اور تلخیص لکھتے ہوئے اپنی رائے مع تجاویز لکھ سکیں۔
U7Eb105	کسی محکمے میں نوکری کے لئے اپنے کوائف مع درخواست لکھ کر بھیج سکیں۔
U7Eb106	اردو زبان میں ای میل، موبائل پیغام رسانی ٹیبلٹ پر اپنے پسندیدہ پروگرام اور ضروری تعلیمی و سماجی ویب سائٹ سے استفادہ کر سکیں۔

تصاویر: کوٹری بیراج کی تصویر۔ کشتی میں بیٹھے ہوئے بچوں کی تصویر
ہوٹل المنظر میں کھانا کھاتے ہوئے بچوں کی تصویر۔ پلا مچھلی کی تصویر

دریا کی سیر

ہفتے کو ماسٹر صاحب نے اعلان کیا کہ کل ہم سب دریا کی سیر کرنے جائیں گے۔ یہ سنتے ہی بچوں کے چہرے خوشی سے دمک اُٹھے۔

دوسرے دن صبح سویرے بچے سکول پہنچ گئے۔ بس آئی تو باری باری اس میں سوار ہوئے اور کھانے پینے کا سامان رکھا۔ چند منٹ بعد بس دریا کی طرف روانہ ہوگئی۔ بس دریا کا پُل پار کر رہی تھی۔ سب بچے اتنا بڑا پُل دیکھ کر حیران تھے۔ دریا کے دوسری طرف المنظر ہوٹل اور تفریح گاہ تھی۔

ماسٹر صاحب نے کشتی والوں سے بات کی اور انہیں کشتی میں بٹھایا۔ پانی زیادہ گہرا نہ تھا۔ اتنے میں بچوں کی نظر پُل کی طرف پڑی جس میں کئی گیٹ لگے ہوئے تھے۔ ایک بچے نے ہمت کرکے ماسٹر صاحب سے پوچھا۔ "سر اس پُل میں گیٹ کیوں لگے ہوئے ہیں؟" ماسٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ "بیٹا اسے پُل نہ کہو، یہ کوٹری بیراج ہے۔ پُل تو اس راستے کو کہتے ہیں جس سے دریا پار کیا جائے۔ بیراج کے ذریعے دریا کا پانی روکا جاتا ہے اور دریا کے بہاؤ کا رخ بھی بدلا جاسکتا ہے۔ پانی کو روک کر ضرورت کے وقت کام میں لایا جاتا ہے۔ دریا کے دونوں طرف نہریں ہیں جن کے ذریعے دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں تک پانی پہنچایا جاتا ہے۔ اس پانی سے کھیت بھی سیراب ہوتے ہیں۔"

اس بیراج میں کل چوالیس گیٹ (پھاٹک) ہیں جنہیں ضرورت کے مطابق کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ انگیٹوں کی صفائی بھی کی جاتی ہے۔ کشتی واپس آئی تو بچوں نے المنظر ہوٹل میں کھانا کھایا۔ ماسٹر صاحب نے پلا مچھلی کا انتظام کیا تھا۔ پلا مچھلی سندھ کی قدیم سوغات ہے۔ لوگ دور دور سے یہاں آتے ہیں اور اس ذائقہ دار مچھلی کو شوق سے کھاتے ہیں۔

بچوں نے کافی دیر تک دریا کی سیر کی۔ شام ہوئی تو بس واپس جانے کے لئے تیار تھی۔ جب بچے بس میں بیٹھ گئے تو وہ شہر کی طرف روانہ ہوئی۔ بچوں نے مڑ کر دیکھا تو بیراج کی خوب صورت روشنیاں نظر آئیں۔

مشق

1۔ سُنیے اور بولیے

الف۔ اپنے ساتھ بیٹھے ہم جماعت سے سبق میں دی گئی معلومات پر تبادلہ خیال کیجیے کہ پُل کا کیا کام ہوتا ہے؟ بیراج کیوں بنائے جاتے ہیں؟ کوٹری بیراج کے علاوہ صوبہ سندھ میں اور کون سے بیراج ہیں؟ وغیرہ

ب۔ درج ذیل سوالات کے زبانی جوابات دیجیے:

۱۔ بچوں کے چہرے کیوں خوشی سے دمک اُٹھے؟

۲۔ ماسٹر صاحب نے کہاں کی سیر کا اعلان کیا؟

۳۔ پُل اور بیراج میں کیا فرق ہوتا ہے؟

۴۔ کوٹری بیراج میں کتنے گیٹ ہیں؟

۵۔ صوبہ سندھ کی مشہور مچھلی کون سی ہے؟

2۔ پڑھیے

الف۔ سبق کی خاموش خوانی کیجیے اور درج ذیل سوالات کے درست جوابات پر (✓) کا نشان لگایئے:

۱۔ اس سبق میں زیادہ تر معلومات ہیں:

(الف) کھیتوں کی　(ب) بیراج کی　(ج) پُل کی　(د) نہروں کی

۲۔ پُل اصل میں ہوتا ہے:

(الف) راستہ　(ب) بیراج　(ج) نہر　(د) گیٹ

۳۔ دور دراز علاقوں تک پانی پہنچایا جاتا ہے:

(الف) بیراج سے　(ب) پُل سے　(ج) نہر سے　(د) گیٹ سے

۴۔ سندھ کا تحفہ مانا جاتا ہے:

(الف) بیراج کو　(ب) دریا کو　(ج) پلا مچھلی کو　(د) نہر کو

۵۔ اس سبق کا انداز ہے:

(الف) تفریحی　(ب) مزاحیہ　(ج) معلوماتی　(د) ترغیبی

3۔ لکھیے

الف۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنایئے:

اعلان۔ حیران۔ بیراج۔ سوغات۔ دور دراز

ب۔ **خوش خط لکھیے:**

کشتی۔ بیراج۔ حیران۔ سوغات۔ بہاؤ

ج۔ **ذیل میں نجی خط کا ایک نمونہ دیا جارہا ہے۔ آپ اسے غور سے پڑھیے اور اس طرح کا کوئی اور خط تحریر کیجیے:**

مکان نمبر ۳۵۔بی بلاک ۱۷

فیڈرل بی ایریا، کراچی

۲۰/ مئی ۲۰۲۰ء

پیارے بھائی! خوش رہو!

تمہارا خط ملا اور یہ پتا چلا کہ تم امتحان میں پاس ہو گئے ہو مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ تم نے ہر مضمون میں کم نمبر حاصل کیے ہیں۔

پیارے بھائی! اب تمہاری زندگی کا ایک نیا اور اہم دور شروع ہو رہا ہے۔ شروع سال ہی سے دل لگا کر محنت کرو۔ انشاء اللہ شان دار نتیجہ آئے گا۔

گھر کے سب افراد کو سلام دعا کہنا

تمہارا بھائی جان

فرمان

د۔ **انٹرنیٹ سے پاکستان کے مختلف بیراجوں کی معلومات حاصل کیجیے اور ایک مضمون تحریر کیجیے:**

ہ۔ **درج ذیل درخواست اور کوائف غور سے پڑھیے اور کسی اور محکمے میں ملازمت کے لئے درخواست اور کوائف لکھیے:**

درخواست برائے ملازمت

بخدمت جناب منیجر صاحب

فتح ٹیکسٹائل مل، حیدر آباد

جناب عالی!

روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۵/ مارچ ۲۰۲۲ء کے اشتہار سے معلوم ہوا کہ آپ کے ادارے میں سینئر کلرک کی جگہ خالی ہے۔ لہٰذا میں مودبانہ طور پر اس جگہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

میری علمی لیاقت اور دیگر کوائف درخواست کے ساتھ منسلک ہیں۔ بڑی نوازش ہو گی اگر جناب والا مجھے اپنے ادارے میں خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔ میں انشاء اللہ خدمت بجالانے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ اسناد کی نقول برائے ملاحظہ، درخواست کے ساتھ منسلک ہیں۔

آپ کا مخلص

محمد زبیر

کوائف:

نام:	محمد زبیر
ولدیت:	گلزار احمد
تاریخ پیدائش:	مارچ ۱۹۹۵ء
علمی قابلیت:	انٹر گریڈ اے، بی کام سیکنڈ ڈویژن
پیشہ ورانہ لیاقت:	سرکاری و کاروباری خط و کتابت میں مہارت کا سرٹیفکیٹ،
کمپیوٹر اسپیڈ:	۱۲۰ الفاظ فی منٹ
صحت:	صحت اچھی
مشغلہ:	اسکول اور کالج میں فٹ بال ٹیم کا کپتان رہا۔
موبائل نمبر:	+70003000023057
پتا:	E-130/11لطیف آباد، حیدر آباد

فرہنگ

حمد

حمد۔ اللہ کی تعریف

پورب۔ مشرق

چمن۔ باغ

پاٹ۔ چوڑائی

صدائیں۔ آوازیں

داتا۔ دینے والا

مولا۔ آقا

رواداری

عدم برداشت۔ برداشت نہ ہونا

خود غرضی۔ اپنی اپنی فکر

نفسا نفسی۔ اپنی غرض اور مطلب سے کام رکھنا

رواداری۔ خیر خواہی

بدزبانی۔ گالیاں بکنا، گستاخی، بدکلامی

مزاج پرسی۔ طبیعت کا حال پوچھنا

سیرت۔ عادت، خصلت، خوبی

حقوق۔ حق کی جمع۔ سچ

نعت

حبیب۔ دوست

مقتدی۔ کسی کی پیروی کرنے والا

تمام۔ کُل سب۔ ختم

دم بھرنا۔ ہر وقت کسی کو یاد کرنا

کافر۔ خدا کا انکار کرنے والا

نعمت۔ عطا۔ بخشش۔ عطیہ مال و دولت

عظمت۔ بڑائی

شوکت۔ شان، مرتبہ، امیری

کنول۔ گل نیلوفر، دل کا خوش ہونا

قومی پرچم

پرچم۔ جھنڈا

اعزاز۔ عزت مرتبہ، توقیر

مساوات۔ برابری

حقوق۔ حق کی جمع، سچ

محافظ۔ حفاظت کرنے والا

اقلیت۔ تعداد میں کم ہونا

ہلال۔ پہلی تاریخ کا چاند

توہین۔ بے ادبی

وقار۔ عزت

خود مختاری۔ آزادی، اختیار رکھنا

سالمیت۔ تحفیظ

دفاع۔ بچاؤ، تحفظ

دستوریہ۔ ملکی قانون بنانے والی جماعت

سندھ کی تاریخی عمارتیں

مقامات۔ مقام کی جمع، جگہیں

قدیم۔ پرانا

پختہ۔ پکا، پکی

قابل دید۔ دیکھنے کے قابل

عرس۔ بزرگوں کی سالانہ فاتحہ، مجلس جو تاریخ وفات پر ہوتی ہے۔

دفاتر۔ دفتر کی جمع، ادارے

وزارت خارجہ۔ وہ محکمہ وزارت جو بیرونی ممالک کے معاملات دیکھے

محکمہ آثار قدیمہ۔ پرانی عمارتوں کی دیکھ بھال کرنے والا ادارہ

بجلی کی آپ بیتی

آپ بیتی۔ اپنی سرگزشت سنانا

برق سکونی۔ رگڑ سے پیدا ہونے والی بجلی

جنریٹر۔ برقی توانائی پیدا کرنے والا آلہ

کشش۔ کھنچاؤ، جذب

شرارے۔ چنگاریاں

جزو۔ حصہ

توانائی۔ طاقت، قوت

بارش کا پہلا قطرہ

گھنگھور۔ دور تک چھائے ہوئے سیاہ بادل

دلاور۔ بہادر

محیط۔ گھیرے ہوئے، احاطہ کیے ہوئے

شناور۔ جاننے والا

للکارنا۔ چیلنج دینا

موسلا دھار۔ شدت اور زور کی بارش

تار بندھنا۔ بارش کا مسلسل ہونا

بیاباں۔ ویرانہ

چمن۔ باغ

خیاباں۔ باغ

قحط۔ کال، غذائی قلت، کسی چیز کا ناپید ہونا

سیراب۔ پانی سے پُر

پامال۔ روندا ہوا، پاؤں سے کچلا ہوا

خلقت۔ انسان

نہال۔ پودا، درخت، خوش و خرم

تن درستی ہزار نعمت ہے

تھرمامیٹر۔ بخار دیکھنے والا آلہ

پرہیز۔ بچنا، دور رہنا، اجتناب

متوازن غذا۔ جس میں غذا کے تمام اجزا

کرونا۔ ایک وبائی مرض

ڈینگی بخار۔ ایک وبائی مرض

معائنہ۔ مشاہدہ، جانچ پڑتال

وائرس۔ زہریلا مادہ

قومی اور علاقائی رسم و رواج

تہذیب۔ رہن سہن، کلچر،

نمایاں۔ واضح، صاف

طرزِ تعمیر۔ عمارت بنانے کا انداز

عرس۔ بزرگوں کی سالانہ فاتحہ کی مجلس جو تاریخ وفات پر ہوتی ہے

قوالی۔ حقانی اور صوفیانہ کلام گانا

زائرین۔ زیارت کے لئے آنے والے لوگ

عقیقہ۔ ایک اسلامی رسم

تلقین کرنا۔ سمجھانا، نصیحت کرنا

مرحوم۔ رحم کیا گیا، بخشا گیا

مغفرت۔ گناہ کی بخشش

فضول۔ بیکار

ایک ہے سب کی منزل

سبز۔ ہرا

ہلالی۔ جس پر پہلی تاریخ کا چاند بنا ہو

جگ۔ دُنیا

راہ گزر۔ گزرنے کا راستہ

ضو۔ چاندنی، چاند کی روشنی

بندھن۔ تعلق، رشتہ، باندھنا

دیپ۔ چراغ، دیا

رخ پھیرنا۔ منہ دوسری طرف کرنا، ناراض ہونا، پیٹھ دکھانا

سلامت۔ زندگی کی دعا،

کرکٹ

مقبول۔ پسندیدہ

انٹرنیشنل۔ بین الاقوامی، قوموں کے درمیان

صدی۔ سوسال کا عرصہ

محدود۔ کم، مختصر

ایمپائر۔ فیصلہ دینے والا

ٹاس۔ سکہ اچھال کر فیصلہ کرنا

نام پیدا کر۔ شہرت حاصل کرنا

باؤلر۔ گیند پھینکنے والا

بلے باز۔ بلے سے کھیلنے والا

کپتان۔ ٹیم کا قائد

قدرتی آفات

آفات۔ آفت کی جمع، مصیبت

قہر۔ غضب

زلزلہ۔ بھونچال، لرزہ

آتش فشاں۔ آگ برسانے والا

کان کنی۔ کان کھودنا

ژالہ باری۔ اولے گرنا

ڈینگی بخار۔ ایک وبائی مرض

صنعت و حرفت۔ کارخانے

بگولے۔ تیز ہوا کے ساتھ ریت کا اڑنا

آندھی۔ ہوا کا بہت تیز چلنا

سماجی۔ معاشرتی

میر معصوم شاہ بکّھری

نیکی۔ بھلائی

حکمت۔ دانائی

قدیم۔ پرانے

حاکم۔ حکومت کرنے والا

دین دار۔ دینی

علماء۔ عالم کی جمع

لشکر۔ فوج

فتح۔ کامیابی

فتوحات۔ فتح کی جمع

مسافر خانہ۔ مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ

مورڑو اور مگرمچھ

کُلاچی۔ کراچی کا پرانا نام

ماہی گیر۔ مچھلی پکڑنے والا

خوں خوار۔ خون پینے والا

گڑنا۔ چبھنا

دامن۔ قمیض کا وہ حصہ جو نیچے لٹکتا ہے۔ پہاڑ کے نیچے کا میدان

مجاور۔ قبر یا بازار کی دیکھ بھال کرنے والا

سفر ہو رہا ہے

دامن بدر ہونا۔	قمیض کا وہ حصہ جو نیچے لٹکتا ہے، اس کا غائب ہونا
کمر بند۔	ازار بند، ناڑا
سفینہ۔	کشتی، پانی کا جہاز
زیر و زبر۔	نیچے اُوپر
ٹخنا۔	گٹا، ایڑی اور پنڈلی کے جوڑ پر اٹھی ہوئی ہڈی
ٹلنا۔	جگہ سے ہٹنا

دریا کی سیر

پُل۔	دریا پار کرنے کا راستہ
بیراج۔	پھاٹک کی مدد سے دریا کا پانی روکنا
سوغات۔	تحفہ
کشتی۔	پانی میں چلنے والی ایک سواری
گیٹ۔	پھاٹک

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد　　کِشورِ حَسِین شاد باد
تُو نِشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام　　قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پَرچمِ ستارہ و ہِلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال　　جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال